Postal Reg.No:PB/1023/2001

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم   نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

جلد 50   وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ   شمارہ 42

ہفت روزہ

# بدر

قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

30 رجب 1422 ہجری 18 اخاء 1380 ہش 18 اکتوبر 2001ء


## اخبار احمدیہ

لندن 13 اکتوبر (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔

حضور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور سابقہ مضمون کو جاری رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی صفات کی قرآن و حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات سے بصیرت افروز تفسیر بیان فرمائی۔

پیارے آقا کی صحت و سلامتی کامل شفایابی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔

**لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زادراہ کی استطاعت رکھتے ہوں**

## میں دعا کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کیلئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دے اور ان کے ہم و غم دور فرمائے اور ان کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہ ان پر کھول دے

**(جلسہ سالانہ کی اہمیت و عظمت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات)**

”قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسے کیلئے مقرر کئے جاویں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرط صحت و فرصت عدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں۔ سو میرے خیال میں بہتر ہے کہ وہ تاریخ ۲۷ دسمبر سے ۲۹ دسمبر قرار پائے یعنی آج کے دن کے بعد جو تیس دسمبر ۱۸۹۱ء ہے آئندہ اگر ہماری زندگی میں ۲۷ دسمبر کی تاریخ آجائے تو حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کے سننے کیلئے دعا میں شریک ہونے کیلئے اس تاریخ پر آجانا چاہئے اور اس جلسہ میں ایسے حقائق و معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کیلئے ضروری ہیں اور نیز ان دوستوں کیلئے خاص دُعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر ایک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتۂ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہیگا اور یہ جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا اس جلسہ میں اس کی دُعائے مغفرت کی جائیگی اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کیلئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اُٹھا دینے کیلئے بدرگاہ حضرت عزت جل شانہ کوشش کی جائے گی اور اس روحانی جلسہ میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔“

(آسمانی فیصلہ صفحہ ۹ اور صفحہ ۱۰)

”لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدرِ ضرورت لاویں اور اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پروانہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر قدم پر ثواب دیتا ہے اور اس کی راہ میں کوئی محنت و صعوبت ضائع نہیں ہوتی“۔

اور مکرر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے اس کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کیلئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اُس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۱)

”بالآخر میں دُعا کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کیلئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور انکو اجرِ عظیم بخشے۔ اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دے اور ان کے ہم و غم دور فرمائے اور ان کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہ ان پر کھول دے اور روزِ آخرت میں اپنے اُن بندوں کے ساتھ ان کو اُٹھاوے جن پر اس کا فضل اور رحم ہو اور تا اختتام سفر ان کے پیچھے اُن کا خلیفہ ہو۔

## اکیسویں صدی کا پہلا جلسہ سالانہ قادیان

## 8-9-10 نومبر 2001ء کو ہوگا

احباب جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال بھی رمضان المبارک کے پیش نظر 110 ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے 8-9-10 نبوت 1380 ہش بمطابق 8-9-10 نومبر 2001ء بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے اس بابرکت سفر کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اور دُعائیں کرتے رہیں کہ مرکز احمدیت قادیان دارالامان کا یہ جلسہ سالانہ غیر معمولی برکتوں کا حامل ہو۔

### مجلس مشاورت بھارت

اسی طرح جلسہ سالانہ کے اختتام پر مورخہ 11 نومبر بروز اتوار جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی تیرہویں مجلس مشاورت ہوگی۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)


منیر احمد خادم ... پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

# طالبان کا اسلام......؟

(قسط ۴ آخری)

گزشتہ گفتگو تک ہم یہ عرض کر چکے ہیں کہ اسلام ہرگز مسلمانوں کو یہ اجازت نہیں دیتا کہ وہ غیر مسلموں کو اپنے اپنے مذاہب کی تبلیغ واشاعت سے روکیں بلکہ اسلامی جہاد کی غرض ہی آزادیٔ مذاہب کا قیام ہے اور اسلام نے جس عظیم انصاف کی بنیاد ڈالی ہے اس میں صرف دوستوں کی حد تک ہی انصاف کی تعلیم نہیں بلکہ غیر مسلموں سے بھی مکمل انصاف کا حکم ہے۔ بھلا سوچئے کہ اب یہ کہاں کا انصاف ہے کہ مسلمان تو غیر مسلم حکومتوں اور ریاستوں میں اسلام کی تبلیغ واشاعت آزادی سے کریں اور اسے اپنا حق سمجھیں لیکن جب غیر مسلم ان کی حکومتوں میں اپنے مذاہب کی تبلیغ واشاعت کریں تو انکے لئے سزائے موت تجویز کر دی جائے۔

حق تو یہ ہے کہ ان دنوں طالبان حکومت میں ہی نہیں بلکہ ان کے ہم عقیدہ باقی مسلمانوں کا بھی یہ نہایت نامعقول عقیدہ ہے کہ......

☆ مسلمانوں کو تو تبلیغ واشاعت کی اجازت ہے بلکہ مسلمانوں کو یہاں تک اجازت ہے کہ اگر کوئی ان کی تبلیغ سن کر اسلام قبول نہ کرے تو وہ اس سے جنگ بھی کر سکتے ہیں۔

☆ دوسری طرف کافروں کے لئے یہ تجویز کیا گیا ہے کہ وہ بغیر کسی جبر واکراہ کے محبت وپیار سے بھی اپنے مذہب کا پرچار نہیں کر سکتے۔

چنانچہ فقہ کی مشہور کتاب عین الهدایہ میں لکھا ہے......

”شرع میں جہاد یہ ہے کہ دین حق کی جانب لوگوں کو بلانا اور جو قبول نہ کرے اس سے قتال کرنا“ (عین الهدایہ جلد دوم صفحہ ۵۲۲)

اسی طرح ”اشرف الوقایہ“ میں بھی زبردستی تبلیغ اسلام کا حکم دیتے ہوئے لکھا ہے......

”جہاد حقوق اللہ ہے۔ شرعاً اس کا استعمال دین حق کی جانب بلانے اور دین کا ثبوت کرنے والے سے مثال کے واسطے ہوتا ہے“

(اشرف الوقایہ جلد دوم صفحہ ۳۷۵)

اور پھر تبلیغ اسلام سنکر اسکو قبول نہ کرنے والوں کے خلاف سزاؤں کا ذکر کرتے ہوئے ”مختصر القدوری“ میں لکھا ہے......

”قتال جائز نہیں اس سے جس کو نہ پہنچی ہو اسلام کی دعوت، مگر دعوت دینے کے بعد اور مستحب ہے دعوت دینا اس کو جس کو پہنچی ہو اسلام کی دعوت اور یہ واجب نہیں اگر وہ انکار کریں تو اللہ سے مدد مانگ کر ان سے لڑائی کریں ان پر منجنیق لگا دیں آگ میں جلا دیں ان پر پانی چھوڑ دیں ان کے درختوں کو کاٹ ڈالیں ان کی کھیتیاں اجاڑ دیں“

(الصبح النوری شرح اردو مختصر القدوری جلد نمبر ۲ صفحہ ۳۱۶)

بد قسمتی یہ ہے کہ تبلیغ اسلام کے متعلق یہی خلاف قرآن عقیدہ ازمنہ وسطی کے فقہاء کے بعد آج کے دور کے علماء میں بھی رائج ہو گیا ہے۔ اور انہوں نے یہاں تک ظلم کیا بلکہ ظلم عظیم کیا کہ اپنا یہ خود ساختہ عقیدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرتے ہوئے آپ کے متعلق لکھ دیا کہ نعوذ باللہ جب آپ تبلیغ اور دعوت الی اللہ میں ناکام ہو گئے تو پھر آپ نے تلوار کا سہارا لیا اور آپ اپنے مشن میں کامیاب ہو گئے۔ چنانچہ جماعت اسلامی کے بانی ابو الاعلیٰ مودودی صاحب اپنی کتاب ”الجہاد فی الاسلام“ میں لکھتے ہیں......

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۳ برس تک عرب کو اسلام کی دعوت دیتے رہے۔ وعظ ونصیحت کا جو مؤثر سے مؤثر انداز ہو سکتا تھا اسے اختیار کیا، مضبوط دلائل دئے، واضح حجتیں پیش کیں، فصاحت وبلاغت اور زور خطابت سے دلوں کو گرمایا، اللہ کی جانب سے محیر العقول معجزے دکھائے، اپنے اخلاق اور پاک زندگی سے نیکی کا بہترین نمونہ پیش کیا اور کوئی ذریعہ ایسا نہیں چھوڑا جو حق کے اظہار واثبات کیلئے مفید ہو سکتا تھا۔ لیکن آپ کی قوم نے آفتاب کی طرح آپ کی صداقت کے روشن ہو جانے کے بعد آپ کی دعوت قبول کرنے سے انکار کر دیا...... لیکن جب وعظ وتلقین کی ناکامی کے بعد (نعوذ باللہ - ناقل) داعیٔ اسلام نے ہاتھ میں تلوار لی...... تو دلوں سے رفتہ رفتہ بدی و شرارت کا زنگ چھوٹنے لگا، طبیعتوں سے فاسد مادے خود بخود نکل گئے، روحوں کی کثافتیں دور ہو گئیں، اور یہی نہیں کہ آنکھوں سے پردہ ہٹ کر حق کا نور صاف عیاں ہو گیا، بلکہ گردنوں میں وہ سختی اور سروں میں وہ نخوت بھی باقی نہ رہی جو ظہور حق کے بعد انسان کو اس کے آگے جھکنے سے باز رکھتی ہے۔

عرب کی طرح دوسرے ممالک نے بھی جو اسلام کو اس سرعت سے قبول کیا کہ ایک صدی کے اندر چوتھائی دنیا مسلمان ہو گئی تو اس کی وجہ بھی یہی تھی کہ اسلام کی تلوار نے ان پردوں کو چاک کر دیا جو دلوں پر پڑے ہوئے تھے“۔ (الجہاد فی الاسلام صفحہ ۱۳۸-۱۳۷)

بانیٔ جماعت اسلامی کے اس حوالہ کے بعد جس میں اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت اسلام کو حقارت اور توہین کی نظر سے دیکھا ہے اور آپ کو تبلیغ اسلام کی خاطر تلوار چلانے والے اور تمام دنیا میں مسلمانوں کو تلوار چلانے کی تعلیم دینے والا بتایا ہے، اب ہم دیوبندیوں کے ”مجدد الملت“ ”حکیم الامت“ اشرف علی تھانوی کا ایک حوالہ اپنے محترم قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں......

”جہاد اسلام کے غلبہ کیلئے ہے کیونکہ ہمیں اسلام کی تبلیغ کرنے کا حکم ہے اور وہ حق دوسروں کے غلبہ کی حالت میں اطمینان کے ساتھ نہیں ہو سکتا، جب چاہے اس کو روک سکتے ہیں اس لئے اسلام کو غلبہ کی ضرورت ہے۔ اور غلبہ بغیر جہاد کے یا جہاد کے خوف سے ادائے جزیہ کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ (اسلامی حکومت و دستور مملکت افادات حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی انتخاب وترتیب محمد زید مظاہری ندوی صفحہ ۶۵ ناشر ادارہ افادات اشرفیہ ہتھوڑہ، باندہ، یوپی)

گویا ”حکیم الامت“ صاحب کے نزدیک غیر مسلموں کو تبلیغ کرنے کے لئے سب سے پہلے ضروری ہے کہ جہاد کے ذریعہ ان کو زیر کیا جائے اور پھر جب وہ مغلوب ہو کر سر جھکا کر کھڑے ہو جائیں تو ان کو اسلام کی تبلیغ کی جائے۔

آج پوری دنیا میں اسی اسلام کی تبلیغ واشاعت کے لئے دیوبندی اور وہابی مجاہدین جہاد کے ذریعہ غلبہ کے راستے بنا رہے ہیں۔

ان دنوں امریکہ کے حالیہ واقعات کے بعد پاکستانی حکومت نے امریکہ کی حمایت کرتے ہوئے دہشت گردی کی مخالفت کرنے کا اعلان کیا ہے جبکہ وہاں کے علماء اسے دہشت گردی نہیں بلکہ طالبان حکومت اور اس جیسی دیگر مسلم حکومتوں کے تابع کام کرنے والے مجاہدین کا جہاد بتلا رہی ہے۔ اور یہی بات ہندوستان کے بھی بعض ملاں کہہ رہے ہیں حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان و پاکستان کے ملاں اپنے نامی علماء کی کتب کی روشنی میں جانتے ہیں کہ تبلیغ اسلام کی خاطر اور تمام دنیا میں اسلام کو غالب کرنے کی خاطر یہ جہاد کیا جا رہا ہے جبکہ پاکستانی حکومت اور اس جیسی دیگر اسلامی حکومتوں کے سیاستدان جنہوں نے ان دیوبندی اور جماعت اسلامی کے نامی علماء کی کتب کو نہیں پڑھا بر خلاف تعلیم اسلام (یعنی دیوبندی و وہابی اسلام) اس کو دہشت گردی قرار دے رہے ہیں۔

آج امریکہ سمیت کئی ممالک اسلام کی طرف سے وکالت کرتے ہوئے یہ کہہ رہے ہیں کہ ان کی لڑائی اسلام کے خلاف نہیں بلکہ دہشت گردی کے خلاف ہے لیکن وہ ان دیوبندی اور وہابی علماء سے معلوم تو کریں کہ ان کے بانی و نامی علماء و فقہاء کے نزدیک یہ دہشت گردی ہے یا اسلام۔

یہ بھی حقیقت ہے کہ بعض علماء جو اپنے سابقہ علماء کی کتب کو جانتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ جو کچھ آج دنیا بھر میں ہو رہا ہے وہ ان کے مجاہدین کے کارنامے ہیں اس کے باوجود بھی وہ اسے دہشت گردی کی کاروائی کہہ رہے ہیں جیسے علامہ طاہر القادری اور دیگر بعض ملاؤں کے بیانات پاکستانی ٹیلی ویژن پر نشر ہوتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ سب ملاں اس وقت تک کیلئے منافق کہلائیں گے جب تک وہ اپنے ان بانی علماء کے فتاوی سے بیزاری کا اظہار کر کے اور ان کی کتب کو دریا برد کر کے سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے دامن کو نہیں تھام لیتے۔ جنہوں نے حقیقی اسلامی جہاد اور دعوت الی اللہ کی سنہری تعلیمات قرآن مجید اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں پیش فرمائی ہیں۔

عرصہ سو سال سے جب سے کہ افغانستان کی حکومت نے احمدیت کی مخالفت کی ہے اور بعض بزرگ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو شہید کیا ہے طرح طرح کے مصائب و شدائد کا شکار ہے۔ ان معصوموں کے خون کی پاداش میں عرصہ سو سال سے سرزمین افغانستان میں خون کا دریا بہہ رہا ہے۔ عوام جہالت اور بھکمری کا شکار ہو رہے ہیں۔ اور لاکھوں باشندے اپنے گھروں سے بے گھر ہو چکے ہیں۔ یہی حال پاکستان کا ہے کہ جب سے وہاں کی حکومت نے احمدیت

باقی صفحہ ( 12 ) پر ملاحظہ فرمائیں

# خطبہ جمعہ

## سچی اور اصل بادشاہت اللہ تعالیٰ ہی کی ہے اور جسے وہ چاہے گا بادشاہت دے دے گا

## اس زمانے میں حضرت مسیح موعودؑ کو بھی ایک وسیع ملک عطا کئے جانے کا وعدہ ہے۔ اس کا ایک حصہ تو اس جلسہ پر لوگ دیکھ چکے ہیں۔ مَیں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ آئندہ جلسہ پر اس سے وسیع تر ملک کے احمدیت میں داخل ہونے کے نظارے لوگ دیکھیں گے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۷؍اگست ۲۰۰۱ء بمطابق ۱۷؍ظہور ۱۳۸۰ ہجری شمسی بمقام ننسپیٹ (ہالینڈ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

مالک الملک کے مضمون پر جو خطبات کا سلسلہ جاری ہے آج غالباً یہ اُس کا آخری حصہ ہے۔ اس کے بعد پھر انشاء اللہ دوسری صفات باری تعالیٰ کے اوپر گفتگو ہوگی۔ سب سے پہلے سورۃ المُلک کی دو آیات ہیں۔ سورۃ الملک آیت ۲، ۳۔

﴿تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ . وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ . اَلَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا . وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ﴾ (سورۃ الملک آیت ۲،۳)

بس ایک وہی برکت والا ثابت ہوا جس کے قبضہ قدرت میں تمام بادشاہت ہے اور وہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔ وہی جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ وہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون عمل کے اعتبار سے بہترین ہے۔ اور وہ کامل غلبہ والا (اور) بہت بخشنے والا ہے۔

اس تعلق میں ایک حدیث ہے حضرت سعید بن ابو ہلال کی طرف سے یہ مروی ہے۔ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاریؓ نے بیان کیا کہ ایک روز آنحضرت ﷺ ہمارے پاس آئے اور فرمایا: "مَیں نے خواب میں دیکھا ہے کہ جبریل میرے سر کے پاس اور میکائیل میرے پاؤں کے پاس کھڑے ہیں۔ اُن میں سے ایک اپنے ساتھی سے کہہ رہا ہے کہ اس کے لئے مثال بیان کرو۔ تب اس نے کہا کہ سُن! تیرے کان سنیں اور سمجھ! تیرا دل اسے سمجھے، تیری اور تیری امّت کی مثال ایک بادشاہ کی سی ہے جس نے ایک مکان لیا پھر اس میں گھر بنایا، پھر اس میں دستر خوان لگا۔ پھر لوگوں کو کھانے پر بلانے کے لئے ایک پیغامبر بھیجا۔ بعض نے، تو پیغامبر کی بات مان لی اور بعض نے اسے چھوڑ دیا۔ پس بادشاہ سے مراد اللہ تعالیٰ ہے اور مکان سے مراد اسلام اور گھر سے مراد جنت ہے اور اے محمدؐ! تُو وہ پیغامبر ہے۔ پس جس نے تیری بات مانی وہ اسلام میں داخل ہو گیا اور جو اسلام میں داخل ہو گیا وہ جنت میں داخل ہو گیا اور جو جنت میں داخل ہو گیا تو اس میں سب کچھ جو بھی اس میں ہو گا وہ کھائے گا"۔ (ترمذی کتاب الامثال)

اب یہاں دو فرشتوں کا ذکر ہے ایک تو حضرت جبرائیل اور ایک حضرت میکائیل کا۔ میکائیل کو خوراک کا فرشتہ بیان کیا گیا ہے۔ اور چونکہ اس میں آخر پر کھانے سے تعلق تھا اس لئے جبرائیل کے بعد میکائیل کو بھی دکھایا گیا۔

حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے دین کی ابتداء نبوت اور رحمت ہے۔ پھر بادشاہت اور رحمت ہوگی۔ پھر ایسی بادشاہت ہوگی جو چالاکیوں اور ناپسندیدہ طریقوں سے چلائی جائے گی۔ پھر جابر بادشاہت ہوگی جس میں شراب اور ریشم حلال قرار دے دیا جائے گا۔ (سنن دارمی، کتاب الاشربة)

اب یہ حدیث جو ہے، یہ اس زمانے سے تعلق رکھتی ہے کیونکہ اب جابر بادشاہت کا دور شروع ہو چکا ہے۔ آنحضرت ﷺ کے زمانے میں تین صدیوں تک بادشاہت اس قسم کے جبر سے محفوظ رہی اور اس کے بعد پھر مسلسل ایک تاریکی کا دور آیا ہے اور اس میں بادشاہت میں جبروت پیدا ہوئی اور تحکّم پیدا ہوا اور یہ حدیث اس موقعہ پر اس لئے استعمال ہوئی ہے کہ سچی بادشاہت تو اللہ ہی کی ہے اور یہ جو جھوٹے بادشاہ دنیا میں بادشاہ بنتے پھرتے ہیں اور تکبر کرتے رہتے ہیں ان کا کوئی حال نہیں ہوگا جب خدا تعالیٰ کی جبروت ظاہر ہوگی۔

اس ضمن میں ایک یہ روایت ہے جو پھر تشریح طلب ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپؐ نے نماز پڑھی، پھر فرمایا کہ شیطان میرے سامنے آگیا تھا اور میری نماز توڑنے کی بہت کوشش کی مگر اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر غلبہ عطا فرمایا اور مَیں نے اُسے پوری شدت سے دُور ہٹا دیا۔ مَیں نے چاہا کہ اُسے ایک ستون کے ساتھ باندھ دوں تاکہ صبح ہونے پر تم لوگ اُسے دیکھ سکو۔ پھر مجھے حضرت سلیمان علیہ السلام کی یہ دعا یاد آگئی: رَبِّ هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي۔ (یعنی اے میرے ربّ! مجھے بخش دے اور مجھے ایک ایسی سلطنت عطا فرما کہ میرے بعد اُس پر اور کوئی نہ پہنچے)۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اُسے ناکام و نامراد لوٹا دیا۔ (بخاری، کتاب الجمعة)

اب یہاں ایک خاص غور طلب بات ہے اور آنحضرت ﷺ کی یہ گہری باتیں بڑے غور سے سُننی چاہئیں۔ ان میں حکمت ہے۔ شیطان سے مراد یہاں وہ ظاہری شیطان نہیں جو رگوں میں دوڑتا پھرتا ہے کہ اسے رسول اللہ ﷺ نے باندھ دیا اور لوگوں کو کہا کہ تم دیکھ لینا۔ شیطان سے مراد کوئی جنگلی بلّا یا اس قسم کی کوئی مخلوق تھی۔ اب شیطان کو تو ستون سے نہیں باندھا جاتا مگر بِلّے کو ضرور باندھا جاتا ہے۔ پس ظاہر بات ہے کہ اس سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی یہ تھی کہ ایک شیطانی صفت چیز میرے سامنے آگئی اور کودنے لگی اور مجھے نماز سے ہٹانے کی کوشش کی اور مَیں نے بڑے تدبّر کے ساتھ اور غور و فکر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر بلند کیا اور پھر مجھے خیال آیا کہ مَیں اسے ستون سے باندھ دوں۔ شیطان تو ستون سے نہیں باندھا جاتا۔ وہ لازماً کوئی بلّی قسم کی مخلوق تھی اسے باندھنا چاہا مگر پھر آپ نے یہ ارادہ ترک کر دیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ اسی "تبٰرَكَ" والی آیت کی تشریح میں فرماتے ہیں:۔

"تَبٰرَكَ: بہت برکت والا۔ دائمی خیر والا۔ پاک ذات ہے۔ بابرکت والا ہے۔ ملک و دولت کا مالک ہے۔ سب چیزوں پر قادر ہے۔ کسی پارلیمنٹ کے ماتحت نہیں۔ کسی مجلس شوریٰ کے قوانین ماننے پر مجبور نہیں۔ ایسے مالک کی حکومت کا ماننا ہمارے واسطے ضروری ہے اور مفید ہے۔ انسانی فطرت میں یہ بات داخل ہے کہ وہ طاقتور اور بڑے کی بات کو مان لیتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے قدرت کو اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ بڑے بڑے فلاسفر ایک ایک ذرّے کی تحقیقات میں بھی حیران رہ جاتے ہیں۔

اس سورۂ شریفہ کو نہایت پُر شوکت الفاظ سے شروع کیا گیا ہے جن سے اللہ تعالیٰ کی طاقت، سلطنت، عزّت و عظمت و جبروت کا اظہار ہوتا ہے۔ اس کے قبضہ قدرت میں سب

حکومتیں ہیں"۔

اور خاص طور پر یہ بات توجہ طلب ہے۔ یہ ﴿تبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْكُ﴾ والی جو سورۃ ہے یہ مکہ میں نازل ہوئی تھی اور صاف ظاہر ہے کہ اس میں پیشگوئی تھی کہ اصل بادشاہت اللہ ہی کی ہے اور جسے وہ چاہے گا وہ بادشاہت عطا کرے گا۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ کو مکہ کی انتہائی کمزوری کی حالت میں یہ خوشخبری دے دی گئی تھی کہ تمہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے بادشاہت عطا ہونے والی ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ لکھتے ہیں:

"یہ سورۃ مکی ہے۔ ایسے وقت میں نازل ہوئی، جب مسلمان تھوڑے اور کمزور تھے اور مشرکین کا زور تھا۔ اس میں ایک پیشگوئی ہے کہ سلطنت اصل میں خدا کے ہاتھ میں ہے۔ اور وہ اب کفّار سے لے کر محمد صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو سلطنت کا مالک بنائے گا۔ دنیاداروں کی نگاہ میں یہ بات دُور از قیاس ہے مگر خدائے تعالیٰ ہر بات پر قادر ہے"۔

(ضمیمہ اخبار بدر۔ قادیان۔ ۱۶/نومبر ۱۹۱۱ء)

دوسری آیت ہے ﴿اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّ نَھَرٍ. فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْكٍ مُّقْتَدِرٍ﴾۔ (سورۃ القمر: ۵۵۔۵۶) ۔یقیناً متقی جنتوں میں اور فراخی کی حالت میں ہونگے۔ سچائی کی مسند پر، ایک مقتدر بادشاہ کے حضور۔

اس سلسلہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"متقی لوگ جو خدا تعالیٰ سے ڈر کر ہر یک قسم کی سرکشی کو چھوڑ دیتے ہیں وہ فوت ہونے کے بعد جنات اور نہر میں ہیں۔ صدق کی نشست گاہ میں با اقتدار بادشاہ کے پاس۔ اب اِن آیات کی رُو سے صاف ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ نے دخولِ جنت اور مقعدِ صدق میں تلازم رکھا ہے یعنی خدائے تعالیٰ کے پاس پہنچنا اور جنت میں داخل ہونا ایک دوسرے کا لازم ٹھہرایا گیا ہے۔ سو اگر ﴿رَافِعُكَ اِلَیَّ﴾ کے یہی معنے ہیں جو مسیح خدائے تعالیٰ کی طرف اٹھایا گیا تو بلا شبہ وہ جنت میں بھی داخل ہو گیا.............. پس اِس آیت سے بھی مسیح ابن مریم کا فوت ہونا ہی ثابت ہوا۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحَقَّ الْحَقَّ وَ اَبْطَلَ الْبَاطِلَ وَ نَصَرَ عَبْدَہٗ وَ اَیَّدَ مَاْمُوْرَہٗ"۔

(ازالہ اوہام۔ صفحہ ۶۲۰۔۶۲۱)

اب ہے شفاعت کا مضمون۔ سورۃ الزمر کی آیت ۴۵ ہے ﴿قُلْ لِّلّٰہِ الشَّفَاعَۃُ جَمِیْعًا .لَہٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ .ثُمَّ اِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ﴾ ۔(سورۃ الزمر: ۴۵)

تو کہہ دے شفاعت (کا معاملہ) تمام تر اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اُسی کی ہے۔ پھر اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

اس کے لئے کسی حدیث یا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کسی اقتباس پڑھنے کی ضرورت نہیں پڑی۔ اس لئے بعینہٖ یہ اسی طرح آپ کے سامنے پیش کی گئی ہے۔

﴿ وَتَبٰرَكَ الَّذِیْ لَہٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَھُمَا . وَعِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ . وَاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ﴾۔(سورۃ الزخرف: ۸۶)

اور ایک وہی برکت والا ثابت ہوا جس کے لئے آسمانوں اور زمین کی اور جو کچھ ان کے درمیان ہے بادشاہت ہے اور اس کے پاس اس خاص گھڑی کا علم ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

اس ضمن میں لوگ سوال کر سکتے ہیں کہ 'اس کے پاس خاص گھڑی کا علم ہے' اس سے مراد کیا ہے؟ تو خاص گھڑی سے مراد دنیوی قیامت بھی ہو سکتی ہے اور آخری قیامت بھی ہو سکتی ہے۔ اور کسی کو علم نہیں کہ وہ کب اٹھایا جائے گا اور اس دنیا میں اس سے کیا سلوک ہوگا اور آخری دنیا میں کیا سلوک ہوگا۔ ﴿مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ﴾ کی تشریح میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے کہ اس دنیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو ایک قسم کی ملوکیت عطا کی گئی ہے اور دنیا کی جزا سزا میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا بہت دخل ہے۔ پس اس آیت سے یہ ماننا پڑتا ہے کہ ساری بادشاہی اللہ ہی کی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو خدا تعالیٰ نے اپنی جناب سے ملک عطا کیا تھا اور یہ مُلک کے عطا ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی کثرت سے الہامات ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی ایک بہت وسیع ملک عطا کیا جائے گا۔ ایک حصہ تو اس جگہ پر لوگ دیکھ چکے ہیں اور مَیں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ آئندہ جلسہ پر اس سے وسیع تر مُلک کے احمدیت میں داخل ہونے کے نظارے لوگ دیکھیں گے۔

سورۃ الحدید کی آیت ہے ﴿سَبَّحَ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ . وَھُوَالْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ. لَہٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ .یُحْیٖ وَیُمِیْتُ. وَھُوَعَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ﴾. (سورۃ الحدید: ۲۔۳)

اللہ ہی کی تسبیح کرتا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے۔ اور وہ کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اُسی کی ہے۔ وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر اس چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

اس ضمن میں ایک حدیث ہے ابن ماجہ سے لی گئی ہے۔ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ۔ اس کا ترجمہ پڑھ دیتا ہوں۔ حضرت ابو درداء بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کیا مَیں تمہیں سب سے اچھے عمل کے متعلق نہ بتاؤں جو تمہارے مالک کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ اور تمہارے درجات کو سب سے زیادہ بڑھانے والا اور تمہارے لئے سونے چاندی سے زیادہ بہتر اور اس بات سے بھی زیادہ بہتر ہے کہ تمہاری دشمن سے مڈبھیڑ ہو، پھر تم ان کی گردنیں مارو اور وہ تمہاری گردنیں ماریں؟۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ عمل کیا ہے؟۔ آپؐ نے فرمایا: ذکرالٰہی۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الآداب)

پس اس خطبہ کے آخری الفاظ میں ذکرالٰہی کا ذکر ملتا ہے۔ اس ضمن میں مَیں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ ذکرالٰہی ہر حال میں کرتے رہنا چاہئے۔ کسی حالت میں بھی ذکرالٰہی سے غافل نہ ہوں۔ اور جو ذکرالٰہی کرتے رہتے ہیں ان کے لئے ﴿ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ﴾ کی خوشخبری ہے۔ کہ ذکر بہت بڑی چیز ہے۔ اگر ذکرالٰہی ہر وقت زبان پر رہے تو ہر قسم کے بدخیالات سے بھی انسان توبہ کر لیتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"وہ ایک ایسا بادشاہ ہے جو زندہ بھی کرتا ہے اور مارتا بھی ہے۔ ہر گھڑی میں پیدا بھی ہو رہے ہیں اور مر بھی رہے ہیں۔ کوئی ایسا نہ پیدا ہوا جو موت کی دوا کرے یا کسی انسان کو پیدا ہی کر سکے۔ موت سے بچنے کے لئے بادشاہوں نے فوجیں رکھیں، ہتھیار اور قلعے بنائے، دوائیں اور منتر اور ختم اور انتظام بنائے۔ یہ سب کچھ ہوا۔ مگر کون کہہ سکتا ہے کہ کوئی اس سے (یعنی موت سے) بچا ہو"۔ (بدر۔ ۱۵/مئی ۱۹۱۲ء صفحہ ۲۷)

سورۃ الحدید کی ۵۔۶ آیات: ﴿ھُوَالَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ. یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ مِنْھَا وَمَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا یَعْرُجُ فِیْھَا. وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَ مَا کُنْتُمْ . وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ .لَہٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ . وَاِلَی اللّٰہِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ﴾۔(سورۃ الحدید آیت ۵۔۶)

ان آیات کا سادہ ترجمہ ہے: وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ زمانوں میں پیدا کیا۔ پھر اس نے عرش پر قرار پکڑا۔ وہ جانتا ہے جو زمین میں داخل ہوتا ہے اور جو اس میں سے نکلتا ہے اور جو آسمان سے اترتا ہے اور جو اس میں چڑھ جاتا ہے۔ اور وہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے جہاں کہیں بھی تم ہو۔ اور جو تم کرتے ہو اللہ اس پر ہمیشہ گہری نظر رکھنے والا ہے۔ اسی کی بادشاہت ہے آسمانوں اور زمین کی اور اللہ کی طرف ہی تمام امور لوٹائے جاتے ہیں۔

اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحفہ گولڑویہ میں لکھتے ہیں:-

"خدا کا الوہیت کے تخت پر بیٹھنا، اِس بات کی طرف اشارہ ہے کہ مخلوق کے بنانے کے بعد ہر ایک مخلوق سے بمقتضائے عدل اور رحم اور سیاست کارروائی شروع کی۔ یہ محاورہ اسی سے لیا گیا ہے کہ جب کُل اہلِ مقدمہ اور ارکانِ دولت اور لشکر باشوکت حاضر ہو جاتے ہیں اور

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&

MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎2370509

کچہری گرم ہو جاتی ہے اور ہر ایک حقدار اپنے حق کو عدلِ شاہی سے مانگتا ہے اور عظمت اور جبروت کے تمام سامان مہیا ہو جاتے ہیں، تب بادشاہ سب کے بعد آتا ہے اور تختِ عدالت کو اپنے وجود باجود سے زینت بخشتا ہے"۔(تحفہ گولڑویہ۔ صفحہ ۱۰۹۔ حاشیہ)

تخت سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک اور جگہ بھی فرمایا ہے کہ تخت سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا دل ہے۔ جو رسول اللہ ﷺ کی سب دنیا پر فضیلت ثابت کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے آپ کے دل پر قرار پکڑا اور آپ کے دل پر قرار پکڑنے سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ ہی وہ عرش ہیں جس پر اللہ تعالیٰ اس دنیا میں قرار پکڑے گا اور آخرت میں بھی قرار پکڑے گا۔

آگے ہے سورۃ البروج آیات ۹۔۱۰۔﴿وَمَا نَقَمُوْا مِنهُمْ اِلَّا اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ . وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ شَهِيْدٌ﴾

(سورۃ البروج :۹۔۱۰)

اور وہ اُن سے پرخاش نہیں رکھتے مگر اس بنا پر کہ وہ اللہ، کامل غلبہ رکھنے والے، صاحبِ حمد پر ایمان لے آئے۔ جس کی آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے اور اللہ ہر چیز پر گواہ ہے۔

اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ اقتباس ہے کہ:

"مالک ہے جزا کے دن کا۔ دہریہ اس کے مخالف ہیں جو کہتے ہیں کوئی جزا سزا نہیں۔ صفت رحیمیّت سے انکار کرنے والے تو پھر لاپرواہی سے عمل نہیں کرتے اور یہ خدا کے وجود سے منکر ہیں۔ اس لئے عمداً اعمال صالحہ کی طرف توجہ نہیں دیتے"۔

(البدر۔ ۹/ جنوری ۱۹۰۸ء)

اس ضمن میں یاد رکھیں کہ وہ لوگ جو دہریہ ہیں وہ کہتے ہیں کوئی جزا سزا کا دن نہیں۔ ان کے نزدیک تو پھر موت ایک نجات کا دروازہ ہے۔ جتنے مرضی ظلم یہاں کر لیں موت کے ساتھ ہی وہ نجات کے دروازہ سے باہر نکل جاتے ہیں اور کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ تو لاکھوں کروڑوں انسان جو ظلموں کا شکار بنائے جاتے ہیں ان کا کچھ بھی نہ بنا۔ مگر یوم آخرت پر ایمان لانے والے جانتے ہیں کہ جن کو یہاں سزا نہیں ملتی وہ یوم آخرت میں ضرور سزا پائیں گے اور یہی اللہ تعالیٰ کی ملکیت اور جبروت کی علامت ہے۔

اب سورۃ الانعام کی آیت ہے:﴿ وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ. وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ . قَوْلُهُ الْحَقُّ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ. عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ﴾ (سورۃ الانعام :۷۴)

اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا۔ اور جس دن وہ کہتا ہے ہو جا تو وہ ہونے لگتا ہے اور ہو کر رہتا ہے۔ اس کا قول سچا ہے اور اسی کی بادشاہی ہوگی جس دن صُور میں پھونکا جائے گا۔ غیب کا اور حاضر کا جاننے والا ہے اور وہ صاحبِ حکمت (اور) ہمیشہ باخبر رہنے والا ہے۔

اس آیت کریمہ کے متعلق 'اسلامی اصول کی فلاسفی' میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"خدا ہر ایک کی جزا اپنے ہاتھ میں رکھتا ہے۔ اس کا کوئی ایسا کار پرداز نہیں جس کو اُس نے زمین آسمان کی حکومت سونپ دی ہو اور آپ الگ ہو بیٹھا ہو اور آپ کچھ نہ کرتا ہو۔ وہی کار پرداز سب کچھ جزا دیتا ہو یا آئندہ دینے والا ہو"۔(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ صفحہ ۵۹)

یہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں۔ کوئی اس نے کار پرداز ایسا مقرر نہیں کیا جو خود ہی سزائیں دیتا رہے اور جزا بھی دیتا رہے۔

اب سورۃ فاطر کی ۱۴ویں آیت ہے﴿يُوْلِجُ الَّيْلَ فِی النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّيْلِ وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ. كُلٌّ يَّجْرِیْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى. ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ. وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ﴾ (سورۃ الفاطر:۱۴)

وہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور اس نے سورج اور چاند کو مسخر کیا ہے۔ ہر ایک اپنے مقررہ وقت کی طرف چل رہا ہے۔ یہ ہے اللہ، تمہارا ربّ۔ اُسی کی بادشاہت ہے۔ اور جن لوگوں کو تم اس کے سوا پکارتے ہو وہ کھجور کی گٹھلی کی جھلی کے بھی مالک نہیں۔

یہ جو زمین و آسمان کا اور سورج اور چاند کا مسخر ہونا اور سب کا ایک مقررہ وقت کی طرف چلنا ہے اس کے متعلق سائنسدانوں نے اب یہ عجیب بات مزید دریافت کی ہے کہ چاند اور سورج اور ساری کائنات ایک اور طرف آہستہ آہستہ جذب ہو رہی ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ کوئی اور بھی کائنات ہے جس کی کشش اس کو کھینچ رہی ہے اور یہ کائنات آہستہ آہستہ اس کشش کی طرف تمام تر جاری ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے جو قرآن کریم میں فرمایا ہے ﴿وَاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ﴾ اس کی ایک اور بھی مثال ہے یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دے دی تھی کہ یہ کائنات وسیع سے وسیع تر ہوتی چلی جائے گی اور یہ لامتناہی باتیں ہیں جن کی انسان کی سوچ میں طاقت نہیں کہ وہ سمجھ سکیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: زمانے کو گالی نہ دو کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ زمانہ مَیں ہوں، روز و شب میرے ہی زیر تصرف ہیں، مَیں ہی اُنہیں ادلتا بدلتا ہوں اور مَیں ایک بادشاہ کے بعد دوسرا بادشاہ لاتا ہوں۔

(مسند احمد بن حنبل، باقی مسند المکثرین)

یہ لوگ جو کہتے ہیں نا! کہ زمانے کا برا ہو یہ بھی بہت بڑا گناہ ہے کیونکہ زمانہ تو خدا تعالیٰ ہی کا نام ہے۔ اس کے ساتھ زمانہ چلتا ہے، اسی کے ساتھ زمانہ ٹھہرتا ہے اور ہم لوگ تو اس کے مقابل پر کوئی بھی زمانہ نہیں رکھتے۔ نہ ماضی کا نہ حال کا نہ مستقبل کا۔ مگر صرف اللہ ہی ہے جو سب زمانوں پر برابر حاوی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"مالکیّت...... فیوض میں سب سے بڑا، سب سے اعلیٰ، سب سے بلند، جامع، سب سے زیادہ مکمل اور فیوض کا منتہی ہے اور تمام جہانوں کے درختوں کا پھل بھی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس فیضان کا ظہور کامل اس حقیر اور صغیر عالم کی عمارتوں کے مسمار ہونے اس کے کھنڈروں اور نشانات کے مٹ جانے اس کے رنگ و روپ کے متغیر ہو جانے اور اس کے رخساروں کی آب و تاب زائل ہو جانے اور سب غروب ہونے والوں کی طرح اس کے ستارہ کے غروب ہو جانے کے بعد ہوتا ہے اور مالکیت ایک لطیف عالم ہے جس کے اسرار نہایت دقیق ہیں اور اس کے انوار بہت زیادہ ہیں۔ اس میں غور و فکر کرنے والوں کی عقل دَنگ رہ جاتی ہے"۔(کرامات الصادقین۔ روحانی خزائن جلد ۷۔ صفحہ ۱۱۲)

سورۃ الزمر کی ساتویں آیت۔﴿خَلَقَكُمْ مِنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ . يَخْلُقُكُمْ فِیْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْ بَعْدِ خَلْقٍ فِیْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ. ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ. لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ. فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ﴾۔

(سورۃ الزمر :۷)

"اس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا پھر اُسی میں سے اُس نے اِس کا جوڑا بنایا"۔ اب یہ جو بات ہے کہ اسی میں سے اس نے جوڑا بنایا۔ یہ ساری کائنات کے ارتقاء کا راز ہے جو اس میں بیان کیا گیا ہے۔ ایک جان سے ساری زندگی کا آغاز ہوا اور اسی جان سے پھر رفتہ رفتہ ایک جوڑا بنایا گیا۔ یہ ایک لمبا سائنسی مضمون ہے جس میں تمام ارتقاء کا راز کہ کس طرح جوڑا جوڑا مرد اور عورت بنے ہیں یہ بیان فرمایا گیا ہے۔ "اور اس نے تمہارے لئے چوپایوں میں سے آٹھ

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔


تبلیغِ دین و نشرِ ہدایت کے کام پر☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of All kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers.

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta - 700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No.: 9610 - 606266

جوڑے نازل کئے"۔ اب یہاں لفظ جوڑے نازل کرنا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ لفظ نزول جو ہے اس سے مراد یہ نہیں کہ آسمان سے چیزیں گرتی جاتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے متعلق بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿اَنْزَلَ اِلَیْکُمْ ذِکْرًا رَّسُوْلًا﴾ کہ تمہارے لئے اللہ تعالیٰ نے مجسم ذکر الٰہی اتارا ہے۔ تو نزول کے معنی غور سے دیکھیں تو یہ بنتا ہے کہ ہر چیز جو بہترین ہو اس کے لئے نزول کا لفظ آتا ہے۔ اب انسانی ضرورت کی چیزوں میں سے حیوانات کے جوڑے یہ بہترین ضرورت کو پورا کرنے والے ہیں اور کوئی کبھی آسمان سے بھینسیں اور گائیاں اترتے نہیں دیکھتا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اپنی نوع میں جو جاندار چیزوں میں سے سب سے اچھی ہیں ان کا ذکر اللہ تعالیٰ نے نزول کے ذریعہ فرمایا ہے۔ اور نبیوں میں جو سب سے بڑا ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ان کا بھی ذکر اللہ تعالیٰ نے نزول کے ذریعہ فرمایا ہے۔ "وہ تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں تین اندھیروں میں ایک خَلق کے بعد دوسری خَلق عطا کرتے ہوئے پیدا کرتا ہے۔ یہ ہے اللہ تمہارا ربّ۔ اسی کی بادشاہی ہے اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ پس تم کہاں الٹے پھرائے جاتے ہو؟"۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"خلاصہ آیت کا یہ کہ جس شخص کا فعل ربوبیّتِ تامّہ سے نہ ہو یعنی از خود پیدا کنندہ نہ ہو، اس کو قدرتِ تامّہ بھی حاصل نہیں ہو سکتی لیکن خدا کو قدرتِ تامّہ حاصل ہے کیونکہ قسم قسم کی پیدائش بنانا اور ایک بعد دوسرے کے بلا تخلّف ظہور میں لانا اور کام کو ہمیشہ برابر چلانا، قدرتِ تامّہ کی کامل نشانی ہے۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ خدائے تعالیٰ کو ربوبیّت تامّہ حاصل ہے اور در حقیقت وہ ربّ الاشیاء ہے۔ نہ صرف بڑھئی اور معمار اشیاء کا۔ ورنہ ممکن نہ تھا کہ کارخانہ دنیا کا ہمیشہ بلاحرج چلتا رہتا بلکہ دنیا اور اس کے کارخانہ کا کبھی کا خاتمہ ہو جاتا کیونکہ جس کا فعل اختیار تام سے نہیں، وہ ہمیشہ اور ہر وقت اور ہر تعداد پر ہرگز قادر نہیں ہو سکتا"۔

(پرانی تحریریں۔ صفحہ ۱۴)

یہ پرانی تحریروں میں سے لیا گیا ہے۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مدعا یہی ہے کہ جو بنانے والا ہے وہی راز جانتا ہے اس کا جس چیز کو بنایا گیا ہے۔ اور جس طرح معمار اپنی ترکھانی کے کام میں جو چیز بناتا ہے اس کو بہتر سمجھتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ جس نے سب کائنات کو پیدا کیا ہے ربوبیت تامہ اس کو حاصل ہے اور ان کی کنہ سے واقف ہے۔ ہر ذرے کی کہنہ سے واقف ہے کیونکہ سب کچھ اسی نے پیدا فرمایا ہے۔

اب آخر پر سورۃ النّاس یعنی جو 'قُل' ہے اس کو مَیں پیش کرتا ہوں۔ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ . مَلِكِ النَّاسِ . اِلٰهِ النَّاسِ﴾۔ تو کہہ دے کہ مَیں انسانوں کے رب کی پناہ مانگتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی جو ﴿رَبِّ النَّاسِ﴾ ہے۔ ربوبیت تامہ اُسی کو حاصل ہے۔ ﴿مَلِكِ النَّاسِ﴾ بادشاہ بھی وہی ہے۔ ﴿اِلٰهِ النَّاسِ﴾ اور معبود بھی وہی ہے۔

اب دنیا میں جتنے لوگ دنیاوی حکومتوں اور بڑے بڑے لوگوں کی طرف دوڑتے ہیں ان کے اس دوڑنے کی وجہ صرف تین ہی ہیں۔ پہلا یہ کہ ﴿رَبِّ النَّاسِ﴾۔ رزق ملتا ہے ان سے۔ جس کی طرف سے رزق ملتا ہے اس کی طرف چیز دوڑے گی اور جہاں سے رزق ملے گا اس کے سامنے سر جھکا دیں گے۔ دوسرا بادشاہوں کے سامنے لوگ سر جھکاتے ہیں۔ تیسرا معبود کے سامنے لوگ سر جھکاتے ہیں اور یہاں ﴿اِلٰهِ النَّاسِ﴾ سے مراد وہ ہیں جو لوگ جھوٹے خداؤں کے سامنے سر جھکاتے ہیں۔ تو یہ تین ہی وجوہات ہیں جن میں جھوٹے لوگ جھوٹے خداؤں کے سامنے سر جھکانے والے، ربوبیت کی تلاش میں جھکنے والے، بادشاہوں کے سامنے سر ٹیکنے والے ہیں لیکن اصل مالک ان تینوں چیزوں کا اللہ ہی ہے۔ ﴿رَبِّ النَّاسِ﴾ بھی وہی ہے اس کی پناہ مانگنی چاہئے۔ اب رزق میں اگر تنگی ہو تو پھر اللہ تعالیٰ ہی رزق کشادہ کیا کرتا ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ کی طرف ہی جھکنا چاہئے۔ دنیا سے مانگنے سے کسی کا رزق بڑھ نہیں جایا کرتا بلکہ قناعت سے رزق بڑھتا ہے۔ اس کی بہت سی مثالیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی احادیث میں بیان ہوئی ہیں۔ ﴿مَلِكِ النَّاسِ﴾ جو مالک ہے لوگوں کا اصل حقیقی بادشاہ ہے اور معبود بھی وہی ہے۔ اس کے باوجود ان تینوں باتوں میں ﴿شَرِّ الْوَسْوَاسِ﴾ سے ڈرنا چاہئے۔ وسواس کہتے ہیں وسوسہ دماغ میں پھونک کر پیچھے بھاگ جانے والے کو۔ تو اب ﴿الْخَنَّاسِ﴾ یہ بھی اس کی تعریف ہے۔ ﴿مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ﴾۔ ترجمہ یہ ہے: انسانوں کے بادشاہ کی، انسانوں کے معبود کی، بکثرت وسوسے پیدا کرنے والے کے شر سے، جو وسوسہ ڈال کر پیچھے ہٹ جاتا ہے۔

اور ﴿اَلَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ﴾ جو لوگوں کے سینوں میں وسوسے ڈالتا ہے۔ تو جتنے اس زمانے میں وسوسے پیدا کئے گئے ہیں یا دہ ملوکیت کی طرف سے ہیں یا اشتراکیت کی طرف سے اور جِنّ سے مراد بڑے لوگ ہیں دنیا والے۔ امپیریلسٹ (Imperialist) اور 'النّاس' مراد عوام الناس ہیں۔ تو قرآن کریم کی یہ سورت دیکھیں ہر چیز پر کتنی حاوی اور متحمّل ہے۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ آئندہ زمانے میں ایسے وسوسے پیدا ہونے والے ہیں جو ملوکیت کی طرف سے بھی پیدا کئے جائیں گے اور اشتراکیت کی طرف سے بھی اور پناہ ان کی سوائے اللہ کے اور کہیں نہیں ملے گی۔ پس اللہ ہی کی پناہ میں آجاؤ۔

۔ اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس آپ کے سامنے رکھتا ہوں:

"وہ جو انسانوں کا پروردگار اور انسانوں کا بادشاہ اور انسانوں کا خدا ہے، مَیں وسوسہ انداز خنّاس کے وسوسوں سے اس کی پناہ مانگتا ہوں۔ وہ خنّاس جو انسانوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔ جو جنوں اور آدمیوں میں سے ہے۔ اس آیت میں یہ اشارہ ہے کہ اس خنّاس کی وسوسہ اندازی کا وہ زمانہ ہوگا کہ جب اسلام کے لئے نہ کوئی مربی اور عالم ربّانی زمین پر موجود ہو گا اور نہ اسلام میں کوئی حامی دین بادشاہ ہوگا تب مسلمانوں کے لئے ہر ایک موقع پر خدا ہی پناہ ہوگا۔ وہی خدا، وہی مربی، وہی بادشاہ و بس"۔ (تحفہ گولڑویہ۔ صفحہ ۱۰۶۔ حاشیہ)

ایک اور آخری اقتباس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ہے جو رویداد جلسہ دعا سے لیا گیا ہے۔

"تم پناہ مانگو خدا کے پاس جو تمہارا بادشاہ ہے۔ یہ ایک اور اشارہ ہے تا لوگوں کو متمدن دنیا کے اصول سے واقف کیا جاوے اور مہذب بنایا جاوے۔ حقیقی طور پر تو اللہ تعالیٰ ہی بادشاہ ہے مگر اس میں اشارہ ہے کہ ظلّی طور پر بادشاہ ہوتے ہیں اور اسی لئے اس میں اشارۃً مَلِک وقت کے حقوق کی نگہداشت کی طرف بھی ایماء ہے۔ یہاں کافر اور مشرک اور موحّد بادشاہ یعنی کسی قسم کی قید نہیں"۔ یعنی بادشاہ ہر قسم کے اس میں آگئے ہیں خواہ کافر ہوں، مشرک ہوں یا موحّد ہوں۔ "خواہ کسی مذہب کا بادشاہ ہو۔ مذہب اور اعتقاد کے جھگڑے جدا ہیں"۔

(رونیداد جلسہ دعا۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۶۰۴)

## ضلع نارووال (پاکستان) میں دو احمدی مسلمانوں کو شہید کر دیا گیا

(پریس ڈیسک): پاکستان سے بذریعہ فیکس اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ضلع نارووال کے ایک گاؤں سید دوالہ نیواں میں مکرم نور احمد صاحب پٹواری اور ان کے بیٹے مکرم طاہر احمد صاحب کو نامعلوم افراد نے گولیاں مار کر شہید کر دیا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔

واقعہ کی تفصیلات کے مطابق ۱۳ر ستمبر ۲۰۰۱ء کی رات کو مکرم نور احمد صاحب پٹواری اپنے دو بیٹوں طاہر احمد اور جاوید احمد نیز ایک غیر از جماعت دوست کے ہمراہ اپنے ڈیرے پر سوئے ہوئے تھے کہ رات ساڑھے بارہ بجے کے قریب پانچ مسلح افراد نے جنہوں نے اپنے منہ اور سر کپڑے سے لپیٹے ہوئے تھے حملہ کیا اور ہر چارپائی کے قریب کھڑے ہو کر سوئے ہوئے افراد پر فائر کئے جس کے نتیجہ میں مکرم نور احمد صاحب اور مکرم طاہر احمد صاحب موقع پر ہی وفات پاگئے۔

مکرم جاوید احمد صاحب کو کندھے کے قریب بازو میں گولی لگی۔ انہیں فوری طور پر نارووال ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا۔ غیر از جماعت دوست کے پیٹ میں گولیاں لگیں جس کی وجہ سے ان کی حالت تشویشناک ہے۔ انہیں فوری طور پر لاہور ہسپتال پہنچایا گیا۔

مکرم نور احمد صاحب کی عمر ۷۰ سال اور مکرم طاہر احمد صاحب کی عمر ۲۶ سال تھی جبکہ جاوید احمد صاحب جو زخمی ہیں ان کی عمر ۳۶ سال ہے۔

مرحومین کو پوسٹ مارٹم کے بعد ان کے گاؤں میں دفن کر دیا گیا۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ مرحومین کے لئے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقامات عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر عظیم عطا فرمائے۔ نیز پاکستان کے تمام احمدیوں کو خصوصاً اسیران راہ مولا کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

# مقامِ محمود

مکرم منور احمد خالد کوبلز جرمنی

آنحضرت ﷺ نے ایک دُعا سکھائی اور نصیحت فرمائی کہ جب بھی اذان سنو یہ دعا پڑھا کرو اس دعا میں یہ الفاظ بھی ہیں۔

وَابْعَثْهُ مَقَاماً مَّحْمُودَ ۨ الَّذِی وَعَدْتَّهٗ کہ اے اللہ تو محمد ﷺ کو اس مقام محمود پر فائز فرما جس کا تو نے وعدہ فرمایا ہوا ہے۔ پاکستان اور لندن کے بعض ٹی وی اپنے آپ کو اسلامی کہلوانے کیلئے اذان کے بعد یہ دُعا نشر کرتے اور اس کا ترجمہ بھی سناتے ہیں یہ الگ بات ہے کہ اذان سے پہلے یا فوری بعد ایک ہیروئن انتہائی عامیانہ انداز میں ٹکڑوں کڑوں والا گانا گا رہی ہو مگر آپ کو یہ سن کر یقیناً حیرانگی ہوگی کہ پاکستان میں آج کل ایک طبقہ نے یہ تحریک چلا رکھی ہے کہ اس دعا کو نہ صرف بند ہونا چاہئے بلکہ اس کے پڑھنے والے پر ہتک رسول کی شق کے تحت مقدمہ چلنا چاہئے۔ اُن کی دلیل یہ ہے کہ اس دُعا کے پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلعم کو ابھی وہ مقام یعنی مقام محمود عطا ہونا باقی ہے گویا ابھی وہ اپنی منزل پر نہیں پہنچ سکے۔ اور یہ کہنا ہتک رسول کی ذیل میں آتا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اسی قماش کے ملاؤں کے بارہ میں ہی قرآن کریم نے بتایا ہوا ہے کہ ان کی مثال اس گدھے کی سی ہے جس پر بوجھ لدا ہو۔

اگر ان کے خیال کو درست مان لیا جائے تو قرآن کریم میں درج بہت سی آیات مثلاً عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَاماً مَّحْمُوداً۔ اور وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی

حتیٰ کہ درود شریف پڑھنے والوں کو بھی ہتک رسول کے تحت پھانسی پر چڑھا دینا چاہئے پاکستان میں تو عملاً ہو بھی یہی رہا ہے احمدیوں کا کلمہ پڑھنا۔ اذان دینا۔ مسجدیں بنانا نمازیں پڑھنا تو بھیانک جرائم میں آ کر ہتک رسول بن چکا ہے اب باقیوں کی باری ہے ان لوگوں کے خیال میں خدا تعالیٰ بھی محدود ہے اور آسمان پر کوئی تخت نما عرش پڑا ہوا ہے جس پر اللہ تعالیٰ بیٹھے ہیں اور قریب ہی کہیں ایک اور کرسی پڑی ہے جس پر مقام محمود لکھا ہوا ہے جس پر آنحضرت صلعم بیٹھ چکے بس اب اور کیا چاہئے سو ان لوگوں کی اطلاع کیلئے عرض ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ غیر محدود اور کل یوم ھو فی شان کہ ہر روز ایک نئی تجلی دکھاتا ہے اسی طرح مقام محمود بھی غیر محدود اور دن بدن بلند سے بلند تر ہونے والا مقام ہے۔

یہ لوگ جانتے بوجھتے ہوئے محض احمدیت کی مخالفت میں اندھے ہو کر یہ مطالبہ کر رہے ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں کہ ان آیات اور اس دعا میں ایک عظیم الشان پیشگوئی مضمر ہے جس سے احمدیت کی سچائی ثابت ہوتی ہے اس لئے ایسا کرو کہ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری۔

اب آیئے ذرا اس عظیم الشان پیشگوئی کی طرف کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام محمود دینے کا وعدہ فرمایا تو اس کیلئے ذرائع بھی خود ہی مقرر فرما دئے اور بتا دئے کہ کیسے ملے گا۔ چنانچہ ایک جگہ فرمایا۔

اَفَمَنْ کَانَ عَلٰی بَیِّنَۃٍ مِّنْ رَّبِّہٖ وَیَتْلُوْہُ شَاھِدًا مِّنْہُ (ھود ۱۸)

کہ اس رسول کی جو عظیم الشان بزرگی تم دیکھ رہے ہو اس کو چار چاند تو اس وقت لگیں گے جب ہم اسی کے غلاموں میں سے ایک شاہد یعنی عاشق صادق کھڑا کریں گے۔ جو دن رات اسی کے ترانے گائے گا۔ اپنی نقش ہستی کو اس ذات میں گم کر دے گا اور اس کے وجود کے ہر ہر پہلو کو اس طرح بیان کرے گا کہ تمام دنیا کو اس کے حسن و احسان کا قائل کر کے چھوڑے گا اور یہ منوا کر رہے گا کہ اُسی کا محبوب انسان کامل اور اللہ تعالیٰ کی سب سے عظیم مجسم قدرت تھا۔ ایک اور جگہ وشاھد ومشھود (البروج ۴) کہہ کر ان دونوں کی یعنی عاشق و معشوق کی اکٹھی قسم کھا کر بتایا کہ یہ ضرور ہو کر رہنے والی بات ہے کیونکہ میرا یہ پیارا حجاب کی وجہ سے خود اپنے منہ سے اپنا مرتبہ بیان نہیں کرتا اس لئے ہم نے اس کے مرتبہ کو بیان کرنے کیلئے ضروری سمجھا کہ اس کا ایک عاشق غلام پیدا کریں جو اس کے مقام محمود کو بیان کرے۔

چنانچہ مقررہ وقت پر وہ عاشق مرزا غلام احمد قادیانی کی صورت میں پیدا ہوا۔ اور اس نے نہ صرف اپنی تمام زندگی اس کام پر خرچ کر دی بلکہ ایک ایسی جماعت کی بنیاد رکھی جو اس کے مشن کو جاری رکھے۔

جسطرح دنیاوی عاشق اپنے محبوب کی ہر چیز سے پیار کرتے ہیں اس کی زلفوں کو کالی گھٹا اس کے ہونٹوں کو لعل اور یاقوت اس کی آنکھوں کو غزالی اس کے چہرہ کو چودھویں کے چاند سے تشبیہ دیتے ہیں مگر یہ نرالا عاشق ہے کہ کہتا ہے

کس سے اس نور کی ممکن ہو جہاں میں تشبیہ
وہ تو ہر بات میں ہر وصف میں یکتا نکلا

۸۰ سے زائد کتب تقریر ہو یا تحریر۔ نظم ہو یا نثر زبان اردو ہو یا فارسی یا عربی مرکزی نقطہ ایک ہی ہے۔

محمدؐ ہست برہان محمدؐ

اس عاشق صادق نے بھی اپنے محبوب کی ہر چیز سے پیار کیا کبھی آپ کے لائے ہوئے دین کے بارہ میں کہتا ہے۔

اسلام سے نہ بھاگو راہِ ھدا یہی ہے
اے سونے والو جاگو شمس الضحیٰ یہی ہے

آپ کی لائی ہوئی شریعت قرآن کریم کے بارہ میں کہا۔

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ میرا یہی ہے

آپ کی ذات اور اولاد کے بارہ میں ہے۔

جان و دلم فدائے جمال محمد است
خاکم نثار کوچۂ آلِ محمد است

ایک اور جگہ فرمایا۔

صد ہزاراں یوسفے بینم دریں چاہ ذقن
واں مسیح ناصری شود دم او بے شمار

کہ لاکھوں یوسف تو میں اپنے محبوب کی ٹھوڑی کے گڑھے میں دیکھتا ہوں یعنی اس گڑھے کے حسن میں نمایاں ہیں اور بے شمار مسیح ناصری تو اس کے تنفس سے پیدا ہوتے ہیں اپنے اور اپنے محبوب کے خالق و مالک کے بارہ میں فرمایا۔

''ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں'' اے محروموا اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا''

اب ذرا نثر کا ایک نمونہ ملاحظہ ہو جس سے پتہ چلے گا کہ یہ عاشق اُس جیسا کہہ کر تشبیہ نہیں دیتا بلکہ اس سے بہت آگے جاتا ہے فرمایا۔

''وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو وہ ملائکہ میں نہیں تھا نجوم میں نہیں تھا قمر میں نہیں تھا۔ آفتاب میں نہیں تھا۔ وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا غرض وہ کسی چیز ارضی و سماوی میں نہیں تھا صرف انسان میں تھا یعنی انسان کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ ارفع فرد ہمارے سید و مولا سید الانبیاء سید الاحیاء محمد صلعم ہیں'' (آئینہ کمالاتِ اسلام)

ایک جگہ فرمایا۔ ''میں اپنے سچے اور کامل علم سے جانتا ہوں کہ کوئی انسان بجز پیروی اس نبی صلعم کے خدا تک نہیں پہنچ سکتا۔ اور نہ معرفت کا کامل حصہ پا سکتا ہے'' (حقیقۃ الوحی)

وہ اپنے محبوب پر اتنا درود و سلام بھیجتا ہے کہ جواباً فرشتے نور کی مشکیں بھر بھر کر نچھاور کرتے ہیں۔

پنجابی کے ایک شاعر نے ہیر کی زبانی لکھا۔

رانجھا رانجھا کردی نی میں آپے رانجھا ہوئی
سدونی مینوں رانجھن ماھی ھیر نہ آکھو کوئی

خدا کی قسم اگر یہ شعر حقیقی طور پر کسی پر فٹ آتا ہے تو وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی ہیں اور جب یہی مضمون آپ کی اپنی زبان میں ڈھلتا ہے تو کتنا عارفانہ ہو جاتا ہے

اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

اس سب کے باوجود دیکھنے والوں نے دیکھا کہ ٹہلتے ہوئے آنکھوں سے آنسو رواں ہیں اور زبان پر حسان بن ثابت کا شعر ہے کُنْتَ السَّوادَ لِنَاظِرِی ……

یعنی اے محمد صلعم تو تو میری آنکھ کی پتلی تھا تیرے مرنے سے میری آنکھ اندھی ہوگئی اب تیرے بعد کوئی مرے یا جئے مجھے کیا مجھے تو تیری ہی فکر تھی''۔

اور پوچھنے پر بتاتے ہیں کاش یہ شعر میں نے کہا ہوتا۔

ہم نے لیلیٰ مجنوں۔ ہیر رانجھا۔ سسی پنوں۔ سوھنی مہیوال اور مرزا صاحباں کے عشق کی داستانیں سنی ہوئی ہیں۔ سب ناکامی و نامرادی کا رونا روتے ہوئے فنا ہوگئے۔ مگر یہ ایک ایسا عشق ہے جو ڈنکے کی چوٹ اعلان کرتا ہے کہ

''میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں''

اور تمام دنیا کو اپنے محبوب کا حسن دیکھنے کی دعوت دیتا ہے اور کہتا ہے

کرامت گرچہ بے نام و نشاں است
بیا بنگر ز غلمان محمدؐ

کہ وہ جادو ہی کیا جو سر چڑھ کر نہ بولے۔ وہ کرامت ہی کیا جو اپنا نشان نہ چھوڑ جائے اگر تم میرے محبوب کی کرامتیں دیکھنا چاہتے ہو تو آؤ اس کے غلاموں کے پاس آؤ کہ اس کی تجلیات آج بھی اُسی طرح روشن ہیں۔ اور ساتھ ہی بڑے یقین سے فرمایا۔

جس کی فطرت نیک ہے آئے گا وہ انجام کار

اور دیکھنے والوں نے دیکھا کہ واقعی جب نیک فطرت لوگ وہاں پہنچے تو وہ خود صاحبِ کرامت بن گئے اور '' آگ سے ہمیں مت ڈراؤ۔ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے'' کے زندہ نشان بن گئے۔ مگر دوسری طرف فرعون اور ہامان کے چیلے بھی مصروف کار تھے۔ کسی نے کہا میں قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دوں گا۔ کسی نے کہا میں ان کیڑے مکوڑوں کو اپنے پاؤں تلے مسل دوں گا۔ کسی نے کہا میں ان کے ہاتھوں میں کشکول تھما دوں گا۔ تو کسی نے کہا میں اس کینسر کو جڑ سے اکھاڑ پھینکوں گا۔

ان کے مقابل پر یہ عاشق نہ تو صحراؤں اور تھلوں کو کوستا ہے۔ نہ کچے گھڑے کا رونا روتا ہے۔ نہ اپنے تیر ٹوٹ جانے کا گلہ کرتا ہے اور نہ ہی اپنی ہیر کو کھیڑوں کو لے جانے دیتا ہے بلکہ ایک باغیرت عاشق کی طرح پہلے تو بتاتا ہے کہ

''ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبہ زار و نزار''

اور ان کے باز نہ آنے پر وارننگ دیتا ہے

الا اے دشمنِ نادان و بے راہ
''بترس از تیغ بران محمد''

کہ اے بے وقوف اور گمراہ دشمن میرے محمد کی تیز چمکتی ہوئی تلوار سے ڈر اور پھر دنیا نے اس تلوار کی چمک دیکھی۔ پنڈت لیکھرام ہو یا ڈاکٹر ڈوئی۔ شاہ فیصل ہو یا بھٹو۔ ضیاء الحق ہو یا یوسف بنوری جو بھی اس کے سامنے آیا ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔

یہ تقدیر تو اُن لوگوں کی تھی جو اپنے آپ کو لیڈر سمجھتے تھے مگر ٹرٹر کرنے والی مینڈکیوں کی طرح کے

باقی صفحہ ( 11 ) پر ملاحظہ فرمائیں

# جماعت احمدیہ نائجیریا کے زیر انتظام
# Apata سرکٹ میں فری میڈیکل کیمپ

(رپورٹ: محمود احمد، مبلغ سلسلہ نائجیریا)

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی جماعت احمدیہ نائجیریا کو فری میڈیکل کیمپ لگانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ یہ میڈیکل کیمپ Apata سرکٹ کی دو نئی جماعتوں Ibo-Ora اور Tapa میں منظم کئے گئے۔

میڈیکل کیمپوں کی افتتاحی تقریبات ۱۷ ارجون بروز اتوار صبح دس بجے ایک بڑے سکول میں شروع ہوئیں۔ اس سے قبل مختلف ذرائع سے بار بار اطلاعات اور اعلانات کے ذریعہ علاقہ کے لوگوں کو کیمپ کے بارہ میں باخبر کیا گیا۔

چنانچہ افتتاحی تقریب میں شہر کے چیف اور معززین شہر تشریف لائے۔ اس پروگرام کے لئے گورنر آف اویوسٹیٹ (Oyo State) کو بھی مدعو کیا گیا جن کی نمائندگی منسٹری آف ہیلتھ کی ڈائریکٹر الحاجہ جلیلہ فمیلایو (Alhaja Jalalat Familayo) نے کی۔

جماعت احمدیہ کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے الحاجہ نے کہا کہ جماعت احمدیہ واحد مسلمان تنظیم ہے جو مسلسل کئی سالوں سے بنی نوع انسان کی انتھک خدمت کر رہی ہے۔ جماعت کی خدمات کو مزید سراہتے ہوئے انہوں نے کہا کہ در حقیقت احمدیت کے ذریعہ ہی ہمیں اسلامی تعلیمات سے آگاہی ہوئی اور اسلام کی صحیح رنگ میں تصویر نمایاں ہوئی ہے۔

اہالیان شہر نے بڑی گرمجوشی سے میڈیکل ٹیم کا استقبال کیا۔ شہر کے چیف نے جماعت کی خدمات کو سراہتے ہوئے کہا کہ جماعت احمدیہ نہ صرف روحانی بلکہ جسمانی صحت کے لئے بھی مسلسل کوششیں کرتی رہتی ہے۔

شہر کے چیف نے پورے علاقہ کی طرف سے جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے مزید کہا کہ جماعت کی خدمات سے اہل علاقہ کو بہت فائدہ ہوا ہے اور ہم سب آپ لوگوں کے لئے دعائیں کر رہے ہیں۔ نائجیریا میں کوئی مسلمان جماعت اس طرح لوگوں کی خدمات نہیں کر رہی جیسے کہ جماعت احمدیہ دن رات مصروف ہے۔ چیف نے کہا کہ ہمیں فخر ہے کہ جماعت احمدیہ ہمارے پاس آئی ہم میں ہے اور ہمیشہ ہم میں رہے گی۔

شہر کے باقی چیفس نے بھی جماعت کی تعلیمی اور طبی خدمات کو سراہا اور مکمل تعاون کا یقین دلایا۔

مبلغ انچارج نائجیریا مولانا عبدالخالق نیر صاحب نے جوابی تقریر میں اسلام کی اعلیٰ تعلیمات پر روشنی ڈالی اور مختلف اختلافی مسائل کو عمدہ طریق سے واضح کیا۔ آخر پر آپ نے شہر کے چیف اور معززین شہر کا شکریہ ادا کیا اور میڈیکل کیمپ کا افتتاح اجتماعی دعا سے کروایا۔

## میڈیکل ٹیم

اس میڈیکل کیمپ میں سات ڈاکٹروں نے حصہ لیا جنہیں دو گروپوں میں تقسیم کیا گیا۔ ان میں ڈاکٹر ایل۔اے۔ اوموئیلے صاحب (Dr.L.A. Omoyele)، مکرم ڈاکٹر سمیع اللہ طاہر صاحب احمدیہ ہسپتال اپاپا، مکرم ڈاکٹر طارق احمد صاحب احمدیہ ہسپتال اجوکورو کے علاوہ علاقہ کے چار مسلمان ڈاکٹروں نے بھی شرکت کی۔

## میڈیکل کیمپس

Ibo-Ora اور Tapa دونوں جگہوں پر صبح دس بجے سے شام پانچ بجے تک مریضوں کا رش رہا۔ دونوں جگہوں پر فری ڈسپنسری کا انتظام تھا اور مریضوں کو مفت دوائیاں بھی دی گئیں۔

بعض غیر از جماعت دوستوں نے اس بات کا اظہار بھی کیا کہ ہم سنتے تھے کہ صرف عیسائی ڈاکٹرز میڈیکل کیمپ کے ذریعہ سے لوگوں کی خدمت کرتے ہیں، کسی مسلمان جماعت نے یہ کام نہیں کیا۔ یہ صرف احمدیہ جماعت ہی ہے جس نے ثابت کیا ہے کہ مسلمان جماعت بھی اس میدان میں عوام کی خدمت کر رہی ہے۔

الحمد للہ یہ پروگرام شام پانچ بجے بخیر و خوبی اپنے اختتام کو پہنچا۔

## دعائے مغفرت

افسوس کہ محترم مبشر احمد صاحب ساکن کرڈاپلی اڑیسہ ۱۲۔۹۔۲۰۰۱ کو وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم نیک اور صوم صلوۃ کے پابند تھے، اپنے پیچھے تین بچے چھوڑے ہیں، انکی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر۔ ۱۰۰ روپے۔ (غلام عظیم کرڈاپلی اڑیسہ)

☆افسوس کہ ہماری والدہ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر محمد رفیع اللہ صاحب مرحوم آف فیض آباد یوپی مورخہ ۱۰۔۸۔۲۰۰۱ کو ۸۶ سال کی عمر میں حرکت قلب بند ہونے کے باعث وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ صوم وصلوۃ کی پابند، تہجد گزار، باقاعدہ چندے ادا کرنے والی اور موصیہ تھیں۔ اپنے پیچھے تین بیٹے دو تین بیٹیاں چھوڑ گئیں ہیں سبھی بچے شادی شدہ ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں انکی مغفرت اور درجات کی بلندی کے لئے دعا کی درخواست ہے

(ڈاکٹر محمد کریم احمد فیض آبادیوپی)

# سیرالیون کی خانہ جنگی کے متاثرین کے لئے Humanity First کی طرف سے بھجوائی گئی امداد

جماعت احمدیہ سیرالیون (مغربی افریقہ) نے گورنمنٹ آف سیرالیون کو وزارت صحت کے ذریعہ ۱۱۶ مصنوعی ٹانگیں، ۲۲ واکنگ سٹکس اور ۲۶ بیساکھیاں بطور تحفہ دیں جو کہ ہیومینیٹی فرسٹ (Humanity First) کی طرف سے کچھ عرصہ قبل بھجوائی گئی تھیں۔

الحاج ایم بی بائیو پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول فری ٹاؤن نے جماعت کے وفد کا تعارف کروایا۔ نائب امیر اول الحاجی علیو ایس دین نے وزارت صحت سے ملنے کا مقصد بیان کیا کہ ہم یہاں آج تحفہ پیش کرنے کو حاضر ہوئے ہیں۔ اور اس سلسلہ میں احمدیہ مسلم جماعت پہلے بھی مدد کرتی چلی آئی ہے۔ آخر میں امیر صاحب نے بتایا کہ جماعت احمدیہ ۱۹۳۷ء سے سیرالیون کے عوام کی خدمت کر رہی ہے اور انشاء اللہ ہم اپنے وسائل کے مطابق انسانیت کی خدمت کے لئے کوشش کرتے رہیں گے۔ صحت تعلیم اور سماجی بہبود کے شعبوں میں جیسے بھی سیرالیون کو ضرورت ہوگی ہم حسب توفیق اپنے امام حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی ہدایت اور راہنمائی کے مطابق ضرور مدد کرتے رہیں گے۔ انشاء اللہ

اس کے بعد وزیر صحت نے ہمارے وفد کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ جماعت احمدیہ کی خدمات اس ملک کے کسی فرد سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ وزیر صحت مکرم ابراہیم تیجان جالو صاحب نے مزید کہا کہ اگر آج میں قرآن پڑھ سکتا ہوں اور اسلامی علوم سے واقف ہوں تو صرف جماعت احمدیہ کی وجہ سے۔ جب ہم چھوٹے تھے تو گوری سٹریٹ میں احمدیہ مسجد میں جاکر قرآن کریم کا سبق لیا کرتے تھے۔ جماعت احمدیہ تعلیم، صحت اور اسلامی امور میں ملک کی خدمت میں پیش پیش ہے۔ انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ کا ذاتی طور پر بھی اور اپنی وزارت صحت کی طرف سے بھی شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ جو تحفہ آپ نے دیا ہے وہ عین وقت کی ضرورت ہے کیونکہ راستے کھل رہے ہیں۔ وہ لوگ جن کے پاؤں کاٹے گئے ہیں ان کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے اور ان کو یہ چیزیں عین وقت پر مل جائیں گی۔

وفد کی ملاقات کی تفصیلی خبر ریڈیو اور ٹی وی پر نشر ہوئی۔

# ورنگل زون (آندھرا) میں
# مختلف مقامات پر تربیتی کلاسز کا انعقاد

☆جماعت احمدیہ بدارم ضلع ورنگل میں ۱۵ جون تا ۱۴ جولائی پورے ایک ماہ کے لئے تربیتی کلاسز کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں قرب وجوار کی جماعت سے ۲۰ طلباء حاضر ہوئے۔ اس کلاس کو پڑھانے کی پوری ذمہ داری مکرم محمد عبدالرحمٰن صاحب معلم وقف جدید بیرون نے ادا کی۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

☆جماعت احمدیہ کملاپور ضلع ورنگل کریم نگر میں ۱۵ جون تا ۱۴ جولائی تربیتی کلاس کا انعقاد عمل میں آیا۔ اس کلاس کی ذمہ داری مکرم شیخ محمد نورالدین صاحب نے احسن رنگ میں ادا کی۔ اس کلاس میں ۵ طلبا نے شرکت کی۔

☆۔ جماعت احمدیہ تمرو پلی ضلع ورنگل میں ۱۵ جون تا ۱۴ جولائی تک تربیتی کلاس کا انعقاد عمل میں آیا۔ چھ طلباء حاضر ہوئے اس تربیتی کلاس کی ذمہ داری مکرم شیخ عبدالرشید صاحب نے احسن رنگ میں ادا کی۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

## مستقل تربیتی سنٹر

مدرسہ احمدیہ اور مدرسۃ المعلمین میں داخلہ کے لئے صوبہ آندھرا سے جانے والے طلبا کی تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو میں کامیابی کی خاطر پالاکرتی میں ایک مستقل تربیتی سنٹر کا آغاز کیا گیا۔ طلباء کو یہاں پر قرآن کریم ناظرہ روانی کے ساتھ پڑھنے، چند سورتیں زبانی حفظ کرنے، اور اردو روانی کے ساتھ پڑھنے کی تربیت اور اسلام اور احمدیت کی بنیادی تعلیم اور مسائل یہاں سکھائے جائیں گے۔

مورخہ ۳ ستمبر کو مکرم عباس علی صاحب طاہر صدر جماعت پالاکرتی کی زیر صدارت باقاعدہ ایک جلسہ کے انعقاد کے بعد اس کلاس کا آغاز کیا گیا۔ خاکسار اور مکرم محمد نذیر صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت نے جلسہ سے خطاب کیا۔ اس کلاس میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے فی الحال ۲۵ طلبا حاضر ہوئے جو پورا سال یہاں قیام کریں گے۔

(حافظ سید رسول نیاز نائب نگران اعلیٰ آندھرا)

☆......☆......☆

**وصایا:** وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو تاریخ اشاعت کے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو آگاہ کریں (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

**وصیت نمبر ۱۵۱۳۳:** میں ٹی شفیق احمد ولد T.Moidutty قوم احمدی پیشہ مبلغ عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوس وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۔۴۔۲۰۰۱۔ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری اس وقت منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ آبائی جائیداد میں والد صاحب کا ایک مکان زرعی زمین موجود ہے جو ابھی غیر منقسم ہے۔ اور والد صاحب بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ بعد تقسیم جو بھی میرا حصہ ملے گا اسکا ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔

میں اسوقت بطور مبلغ سلسلہ صدر انجمن احمدیہ کا ملازم ہوں اور ماہوار ۲۴۹۵ روپے مع الاؤنس تنخواہ پاتا ہوں۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ تازیست اسکا ۱۰/۱ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ نیز آئندہ کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت ۱۔۴۔۲۰۰۱۔ سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ: محمد انور ولد مکرم محمد منصور احمد صاحب — العبد: ٹی شفیق احمد — گواہ: شریف احمد ولد بشیر احمد صاحب

**وصیت نمبر ۱۵۱۳۴:** میں سید فہیم احمد مبلغ سلسلہ ولد مکرم سید سلام الدین صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال، پیدائشی احمدی ساکن لکھنؤ صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۔۳۔۰۱۔ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری اس وقت اپنی کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ البتہ آبائی جائیداد سورو ضلع بالاسور اڑیسہ میں درج ذیل ہے۔ جو ابھی غیر منقسم ہے۔ اس میں ہم دو بھائی اور تین بہنیں اور والدہ حصہ دار ہیں۔ بعد تقسیم اس میں سے جو بھی حصہ ملے گا خاکسار اس کے ۱۰/۱ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہے۔

آبائی جائیداد:۔ زمین تیس ڈسمل جس میں ایک رہائشی مکان کچا بنا ہوا ہے۔ اس زمین میں سے اندازاً سولہ ڈسمل زمین ایک مقدمہ میں پھنسی ہوئی ہے۔ جب اس کا فیصلہ ہوگا اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دوں گا۔

زمین پندرہ ڈسمل واقع نزد ریلوے اسٹیشن سورو ضلع بالاسور اڑیسہ ان دونوں زمینات کی موجودہ قیمت اندازاً ۳۱۵۰۰۰ (تین لاکھ پندرہ ہزار) روپے ہے۔ میری اسوقت آمد بصورت ملازمت صدر انجمن احمدیہ قادیان سے ماہوار تنخواہ مع الاؤنس مبلغ ۲۶۶۶ روپے ہیں میں وعدہ کرتا ہوں کہ تازیست اس کا ۱۰/۱ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہوں گا۔ نیز اگر اس کے علاوہ آئندہ کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ: جاوید اقبال اختر سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان — العبد: سید فہیم احمد — گواہ: محمد انور احمد انسپکٹر وصایا

**وصیت نمبر ۱۵۱۳۵:** میں کلیم احمد شاہد ولد مکرم محمد حسین صاحب درویش مرحوم قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۳۱ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶۔۴۔۰۱۔ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری اسوقت منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں۔ میں اسوقت صدر انجمن احمدیہ کی ملازمت سے ماہوار ۲۵۰۸ روپے مع الاؤنس تنخواہ پاتا ہوں، تازیست اس کا ۱۰/۱ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ نیز اگر آئندہ مزید کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دوں گا اور اس پر میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت ۱۔۴۔۰۱۔ سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ: محمد انور احمد ولد محمد منصور احمد صاحب — العبد: کلیم احمد شاہد ولد محمد حسین صاحب درویش مرحوم — گواہ: نعیم احمد ڈار ولد غلام قادر صاحب درویش

**وصیت نمبر ۱۵۱۳۶:** میں عارفہ کلیم زوجہ کلیم احمد صاحب شاہد قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج ۱۶۔۴۔۲۰۰۱۔ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری اس وقت غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں۔ منقولہ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

| زیور طلائی | گرام | ملی گرام | زیور طلائی | گرام | ملی گرام |
|---|---|---|---|---|---|
| ہار ایک عدد | ۱۵ | ۴۰۰ | چوڑیاں چار عدد | ۴۰ | ۰۰ |
| لاکٹ ہار | ۳ | ۰۰ | کانٹے چار عدد | ۸ | ۰۰ |
| انگوٹھی چھ عدد | ۱۲ | ۶۸۰ | لاکٹ ایک عدد | ۱۱ | ۰۰ |

کل وزن طلائی زیور ۹ تولے ۸۰ ملی گرام قیمت اندازاً سینتیس ہزار روپے (۳۷۰۰۰ روپے)

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| نقرئی کانٹے ۲ عدد | ۱۰گ | ۴۰۰م | ہار ایک عدد | ۱۵گ | ۱۰۰م |
| لاکٹ ایک عدد | ۸گ | ۰۰م | انگوٹھی ۳ عدد | ۵گ | ۲۷۰م |

پازیب ۲ عدد ۱۳ گرام کل وزن نقرئی زیور ساڑھے سات تولہ قیمت چار ہزار نو سو روپے (۴۹۰۰) چوڑیاں چھ عدد ۳۲ گرام ۲۵۰ ملی گرام۔ حق مہر ۲۵۰۰۰ روپے بذمہ خاوند میں اسکے ۱۰/۱ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں میری اس وقت کوئی آمد نہیں شوہر کی طرف سے ماہانہ تین صد روپے ملتے ہیں۔ میں تازیست اس کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ نیز آئندہ اگر کوئی آمد یا جائیداد مزید پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت ۱۔۴۔۰۱ سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ: کلیم احمد شاہد خاوند موصیہ — الامۃ: عارفہ کلیم قادیان — گواہ: محمد انور احمد ولد محمد منصور احمد صاحب

**وصیت نمبر ۱۵۱۳۷:** میں پروین بیگم زوجہ رفیق احمد صاحب باورچی پیشہ خانہ داری عمر ۳۳ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۴۔۳۔۰۱۔ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری اس وقت غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد اس طرح ہے۔ ۱. انگوٹھی ایک عدد طلائی ۴۰۰ ملی گرام قیمت ۲۰۰۰ روپے ۲. پازیب چاندی ۵ تولے ۵۰۰ روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند ۴۰۰۰ روپے۔ کل میزان ۶۵۰۰ روپے

اس کے علاوہ میری کوئی آمد و جائیداد نہیں ہے البتہ خورونوش مبلغ ۳۰۰ روپے ماہوار پر حصہ آمد ادا کرتی رہوں گی۔ آئندہ اگر کوئی جائیداد پیدا کروں گی تو اسکی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل کی جائے

گواہ: وحید الدین شمس ولد مکرم مستری محمد دین صاحب — الامۃ: پروین بیگم — گواہ: محفوظ الرحمٰن فانی ولد محترم عبید الرحمٰن صاحب فانی

**وصیت نمبر: ۱۵۱۳۸:** میں رضوانہ سلطانہ زوجہ عبد الحفیظ ناصر بنو قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۳۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۔۳۔۰۱۔ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میرا جو بھی ترکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ ہوگا اسکے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری اس وقت کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ اگر کسی وقت ہوگی تو اسکی اطلاع سیکرٹری بہشتی مقبرہ کو دیتی رہوں گی۔ اس وقت میری منقولہ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

ہار طلائی وزن قریباً ایک تولہ قیمت ۴۵۰۰ روپے۔ ۲. چوڑیاں ۷ گرام قیمت ۲۴۰۰ روپے۔ ۳. کانٹے طلائی ۵ گرام قیمت ۲۲۵۰ روپے ۴. کانٹے طلائی ۴ گرام قیمت ۲۰۰۰ روپے۔ ۵. پازیب چاندی ۱۰ تولے قیمت ۱۰۰۰ روپے۔ ۶. حق مہر بذمہ خاوند ۵۰۰۰ روپے۔ کل میزان ۱۷۱۵۰ روپے

اسکے علاوہ مجھے میرے خاوند کی طرف سے مبلغ ۳۰۰ روپے ماہوار ملتے ہیں اسمیں سے بھی میں دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ: نعیم احمد ڈار ولد غلام قادر صاحب درویش قادیان — الامۃ: رضوانہ سلطانہ — گواہ: عبد الحفیظ ناصر خاوند موصیہ

**وصیت نمبر ۱۵۱۳۹:** میں شیخ فرید احمد ولد مکرم شیخ عزیز احمد صاحب قوم احمدی طالب علم مدرسہ احمدیہ عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳۰۔۵۔۰۱۔ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل

باقی صفحہ ( ۱۱ ) پر ملاحظہ فرمائیں

## مسلمان اپنی علیحدہ سیاسی جماعت بنائیں۔ شاہی امام

مسجد کے شاہی امام مولانا سید احمد بخاری نے مسلمانوں سے کہا ہے کہ وہ ملک میں اسلام کی بقا کیلئے اپنی سیاسی پارٹی تشکیل دیں کیونکہ واجپئی حکومت نے ہندوستان کو ہندو راشٹر میں بدلنے کے آر ایس ایس کے ایجنڈے پر عمل شروع کر دیا ہے۔ نماز جمعہ سے قبل تاریخی جامعہ مسجد کے منبر سے خطاب کرتے ہوئے مولانا بخاری نے مدارس اور مساجد کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کی مذہبی شناخت کو بھی مبینہ طور پر تباہ کرنے پر تلی بی جے پی کی قیادت والی حکومت کو ہی نہیں لتاڑا بلکہ نام نہاد سیکولر پارٹیوں پر بھی سخت تنقید کی جو بقول ان کے اپنے ووٹ بنک کی سیاست کیلئے مسلمانوں کا استحصال کر رہی ہیں۔ امام بخاری نے کہا کہ وقت آگیا ہے کہ مسلمانان ہند اپنی سیاسی جماعت تشکیل دیں کیونکہ ان کے سیاسی طاقت بن جانے سے ان کے تمام مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر مسلم رہنماؤں نے ایسی کوئی جماعت بنائی تو وہ اس کی حمایت کرنے کو تیار ہیں۔ یہ پہلا موقع ہے جب شاہی امام نے مسلمانوں کیلئے سیاسی جماعت کی کھل کر وکالت کی ہے ماضی میں وہ اقلیتی فرقہ کے لوگوں کو متحد ہو کر اپنے حقوق کیلئے جدوجہد کرنے کی تحریک دیتے رہے۔

مولانا نے کہا کہ بی جے پی کی قیادت والی حکومت نے مدارس کو جو تعلیمی اور مذہبی تربیت گاہیں ہیں بدنام کرنے کیلئے یہ افترا پردازی شروع کی ہے انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کی سیاسی طاقت کو کمزور کرنے اور ان کی مذہبی آزادی پر روک لگانے کی سازش تیار کی گئی ہے امام بخاری نے واجپئی حکومت کو خبردار کیا کہ اگر اس نے موجودہ مسلم مخالف پالیسیاں ترک نہیں کیں تو مسلمان سڑکوں پر اتر آئیں گے اور نتائج کی ذمہ داری حکومت پر ہوگی انہوں نے کہا کہ مسلمان تشدد پر یقین نہیں رکھتے مگر وہ تشدد کو برداشت بھی نہیں کر سکتے۔ کیونکہ تشدد سے ہمیشہ تشدد کو راہ ملتی ہے۔

(انقلاب ۵ اگست ۲۰۰۱)

## پاکستان میں گہرا رہا ہے مذہبی دہشت گردی کا سایہ

ایجنسیاں دہلی پاکستان میں مذہبی فرقہ کے لوگ ایک دوسرے کا بے رحمی سے قتل کر رہے ہیں جس سے وہاں دہشت کا سایہ دن بدن گہرا ہوتا جا رہا ہے پاکستان میں مذہبی دہشت گردی اب قہر برپا کر رہی ہے سرکار خود مان رہی ہے کہ اسلام کے نام پر مذہبی فرقوں سے تعلق رکھنے والے لوگ جس طرح ایک دوسرے کا قتل کر رہے ہیں اُس سے مذہبی دہشت گردی میں اضافہ ہو رہا ہے۔

مشہور پاکستانی اخبار فرائڈے ٹائمز میں شائع ایک مضمون کے مطابق دیوبندی کے طور پر پہچانے جانے والے کٹر پنتھی لوگوں کے ذریعہ بالخصوص شیعہ شخصیتوں کے قتل کے بعد ایک بار پھر کراچی دہشت کی گرفت میں ہے پولیس کے مطابق یہ مذہبی دہشت گرد 16 سے 26 سال کے درمیان کی عمر کے ہیں یہ دن میں پانچ بار نماز ادا کرتے ہیں اور مذہبی نفرت پھیلانے والی تقاریر سنتے ہیں ان میں سنی دہشت گرد افغانستان میں اور شیعہ ایران میں ٹریننگ حاصل کرتے ہیں پولیس ریکارڈ کے حساب سے اس سال ۶ ماہ میں کراچی میں ۵۲ قتل کی واردات ہو چکی ہیں مارے گئے لوگوں میں ۳۲ ڈاکٹر ۱۲ وکیل تھے گذشتہ سال ۱۵۱ ۳۹ لوگ دہشت گردی کا شکار ہوئے ہیں پاکستان سرکار نے مذہبی دہشت پھیلانے والے گروہ کے خلاف کارروائی کر کے ان کے سینکڑوں ممبران کو حراست میں لیا ہے مگر پھر بھی ان کے حوصلے پوری طرح سے بلند ہیں یہ مذہبی گروپ سرکار کو جہاد کی دھمکیاں دے رہے ہیں۔ (نوبھارت ممبئی ۲۰ اگست ۲۰۰۱)

## امریکہ میں رہنے والے مسلمانوں کے شہری حقوق کی خلاف ورزیوں میں اضافہ

امریکہ میں ہونے والے حالیہ واقعہ کے بعد جس میں ورلڈ ٹریڈ سنٹر اور پینٹاگون کی عمارتوں کو نقصان پہنچا ہے وہاں مسلمانوں بالخصوص عربوں کے بنیادی انسانی حقوق بری طرح مجروح کئے جا رہے ہیں۔ امریکن دہشت گردوں نے اسقدر اندھے ہو کر حملے کئے کہ انہوں نے سکھوں اور مسلمانوں میں بھی کوئی تمیز نہیں رکھی۔

ان واقعات کے نتیجہ میں امریکن دہشت گردوں کو ایک بہانہ مل گیا اگرچہ ان میں مسلمانوں کے بنیادی حقوق تو پہلے ہی کافی عرصہ سے مجروح کئے جا رہے ہیں چنانچہ اخبار انقلاب بمبئی کی ایک رپورٹ کے مطابق امریکی اسلامی تعلقات کی کونسل نے اپنی رپورٹ میں ایک انکشاف کیا ہے اس رپورٹ میں کونسل نے مسلم مخالف تشدد، برا بھلا کہنے جانبداری اور پریشان کرنے کے 360 واقعات درج کئے ہیں پچھلے سال کے مقابلہ میں ایسے واقعات میں 15 فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔

اپنی چھٹی سالانہ رپورٹ میں کونسل نے کہا ہے کہ امریکہ میں مسلمانوں کی تعداد تقریباً 70 لاکھ ہے جن کی ایک بڑی تعداد کو روزمرہ کی زندگی میں جانبداری امتیاز اور عدم رواداری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ مسلمانوں کیلئے کچھ مفید کام بھی کئے گئے ہیں۔

مسلم کونسل کا کہنا ہے کہ وہ اب بھی 1996 کے دہشت گردی مخالف قانون کو منسوخ کرنے کیلئے جدوجہد کر رہی ہے جس کے تحت تارکین کو خفیہ شہادت کی بنیاد پر بغیر کوئی الزام لگائے تین سال تک نظربند رکھا جا سکتا ہے۔

اس رپورٹ کے تیار کرنے والے محمد نمیر کا کہنا ہے کہ ملازم رکھنے والوں اور اسکولوں کے حکام نے کام کرنے کی جگہوں جیلوں اور اسکولوں میں مسلمانوں کے لئے کوئی اصولی پالیسیاں مرتب نہیں کی ہیں بلکہ وہ ہر انفرادی کیس پر غور کرتے ہیں اس کا نتیجہ یہ ہے کہ کسی ایک شخص کی شکایت پر اگر کوئی نیجر یا پرنسپل منصفانہ فیصلہ کر دیتا ہے تو اس کے تبدیل ہونے کے بعد نیا نیجر یا نیا پرنسپل از سر نو غور کرتا ہے۔

کونسل کا کہنا ہے کہ مسلمانوں کی زیادہ تر شکایتیں یہ ہوتی ہیں کہ کام کرنے کی جگہوں اور اسکولوں میں ان کے ساتھ مذہبی رواداری نہیں برتی جاتی اسکولوں کی نصابی کتابوں میں اسلام کو غلط ڈھنگ سے پیش کیا جاتا ہے اور کالجوں میں مسلم طلباء پر حملے کئے جاتے جاتے ہیں۔ اور انہیں اپنے خیالات کے اظہار کی آزادی نہیں دی جاتی۔

ٹرانس ورلڈ ایر لائنز کی ایک مسلم فلائٹ اٹینڈنٹ نے شکایت کی کہ اس کو حجاب اوڑھنے کی وجہ سے پریشان کیا جاتا ہے جہاز کے کپتان نے ایک مرتبہ اس خاتون کی سرزنش کرتے ہوئے کہا تھا کہ اس کے حجاب کی وجہ سے مسافر یہ سوچ سکتے ہیں کہ تم ہوائی جہاز کو اغوا کر لو گی چنانچہ اس سال مئی کے مہینہ میں اس خاتون کو ملازمت سے برطرف کر دیا گیا چنانچہ اس فیصلہ کے خلاف روزگار کمیشن کے سامنے شکایت پیش کی ہے۔

اس فضائی کمپنی کے مسلم مرد ملازمین نے بھی شکایت کی ہے کہ ان کو داڑھی رکھنے سے منع کیا گیا ہے حالانکہ دوسرے ملازمین اپنے من مانے لباس اور جینز وغیرہ پہن کر آتے ہیں ان پر کوئی اعتراض نہیں کرتا۔ بعض فرموں کے مسلم ملازمین یہ بھی شکایت کرتے ہیں کہ انہیں جمعہ کی نماز پڑھنے کیلئے اجازت نہیں دی جاتی۔ انقلاب ممبئی 24.8.01۔ (مرسلہ عقیل احمد سہارنپوری سرکل انچارج شولاپور مہاراشٹر)


NEVER BEFORE
GUARANTED PRODUCT
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT
A TREAT FOR YOUR FEET
Sonika
HAWAI
NIR
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) Ltd
34,A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA-15

شریف جیولرز
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
فون دوکان 0092-4524-212515
رہائش 0092-4524-212300

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
(امانت داری عزت ہے)
منجانب
رکن جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AutoTraders
16 بینگو لین کلکتہ 70001
دکان 248-5222,248-1652,243-0794
رہائش 237-0471, 237-8468

QURESHI ASSOCIATES
Manufacturer-Exporter-Importer of Leather, Silk & Cotton garments Leather Accessories, INDIAN Novelties & all kinds of Indian products
Contact Person :- M. S. QURESHI (Prop)
Tel . 91-11-3282643 Fax 91-11-3263992
Postal Address :- 4378/4B, Ansari Road
Daryaganj New Delhi-110002
(INDIA)

**بقیہ صفحہ: ( 7 )**

ملانوں کیلئے ایک اور تنبیہ کی کہ

کافر جو کہتے تھے وہ نگو سار ہوگئے
جتنے تھے سب کے سب ہی گرفتار ہوگئے

اس تنبیہ کی ایک ہلکی سی جھلک ہم نے ۵۳ء میں دیکھی جب ستار نیازی جیسے ملاں گرفتاری سے بچنے کیلئے داڑھیاں منڈوا کر گندے نالوں میں چھپے تھے۔ مگر آثار بتاتے ہیں عنقریب ہی وسیع پیمانے پر یہ تقدیر پھر ظاہر ہونے ہی والی ہے کیونکہ اس کا یہ بھی وعدہ ہے کہ

تیری اک روز اے گستاخ شامت آنے والی ہے

اس عاشق صادق نے نہ صرف اپنی عام زندگی اپنے محبوب کو مقام محمود دلانے کیلئے وقف کر دی بلکہ اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر ایک دوسری قدرت یعنی خلافت کی بھی خبر دی جو اس کے بعد اس کے مشن کو جاری رکھے گی چنانچہ فرمایا۔

میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ (الوصیت)

چنانچہ اس کی قائم کردہ جماعت اپنے خلیفہ اور امام کی اتباع میں آہستہ آہستہ تمام دنیا میں پھیلتی جا رہی ہے اور جہاں جہاں بھی جاتی ہے قرآن کریم کی اشاعت اور مسجدوں کا قیام اسکی اولین ترجیحات ہیں۔

اب سمجھ جانا چاہئے کہ آنحضرت صلعم نے مقام محمود کی دعا کو اذان کے ساتھ کیوں باندھا چنانچہ جب یہ جماعت دنیا میں پھیل جائے گی چپے چپے سے اذانیں بلند ہو رہی ہوں گی اور ہر اذان کے بعد مقام محمود کی دعا ہو رہی ہوگی اس کامل غلام اور عاشق صادق نے شاید اسی موقعہ کی مناسبت سے یہ شعر کہا تھا۔

آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام
مدح میں تیری وہ گاتے ہیں جو گایا ہم نے

اور جب کالے گورے۔ عربی عجمی۔ شرقی غربی سب مل کر اذانیں دے رہے ہوں گے اور ایک ہی دعا مانگ رہے ہوں گے فرشتے بھی ان کے ساتھ شامل ہو کر کہہ رہے ہوں گے وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُودَ نِ الَّذِی وَعَدْتَّهٗ

اے اللہ تو اپنا وعدہ پورا کر اس عاشق صادق نے تو تمام دنیا میں محمد صلعم کا جھنڈا لہرا دیا اب وہ مقام محمود اس کے محبوب کو دے ہی دے۔ اور ساری دنیا میں محمد کے نام کا جھنڈا لہرائے یہی مقام محمود ہے نہ کہ کوئی کرسی اور یہ مقام محمود ہی ہے جو ہم گنہگاروں کی شفاعت اور بخشش کا موجب ہوگا۔ اے مولویو! تم ہتک رسول کے چاہے کتنے قانون منظور کروالو عاشق صادق کی یہ جماعت اپنے امام کی قیادت میں جان مال وقت اور عزت کی قربانی دیتے ہوئے یہ مقام محمود دلوا کر ہی رہے گی۔

## ملینئم کے پہلے جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کیلئے احباب جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کو خصوصی تحریک

جیسا کہ اخبار بدر کے مسلسل اعلان سے احباب کو علم ہو چکا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اس سال جلسہ سالانہ قادیان ۱۰-۹-۸ر نومبر ۲۰۰۱ء کی تاریخوں میں منعقد ہو رہا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔

چونکہ یہ نیو ملینئم (New Millennium) کا پہلا جلسہ ہے اور موسم کے لحاظ سے بھی گرم علاقوں کے احباب کیلئے نومبر کا پہلا عشرہ موزوں رہتا ہے اسلئے میں ہندوستان کی پرانی جماعتوں کے احمدی احباب، مرد و زن کو خصوصی تحریک کرتا ہوں کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر اِس جلسہ کی روحانی برکات سے استفادہ کریں۔

ملینئم کے اِس پہلے تاریخی جلسہ کیلئے پچاس ہزار افراد کی حاضری کا ٹارگٹ رکھا گیا ہے۔ چونکہ اب وقت کم رہ گیا ہے اسلئے احباب ریزرویشن کروا کے اس بابرکت سفر کی تیاری شروع کر دیں اور دُعا بھی کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اِس جلسہ کو ہر جہت سے کامیاب اور بابرکت فرمائے۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

**بقیہ صفحہ: ( 9 )**

متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اسوقت میری کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ والد صاحب باحیات ہیں آبائی جائیداد ابھی تقسیم نہیں ہوئی اسوقت بحیثیت طالب علم مبلغ تین صد روپے ماہوار جیب خرچ پر حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا۔ آئندہ جب کبھی آمد یا جائیداد پیدا کروں گا اس پر دسواں حصہ، حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا۔ آبائی جائیداد میں سے جب بھی حصہ ملے گا اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

| گواہ: نعیم احمد ڈار | العبد | گواہ: محمد انور احمد |
|---|---|---|
| ولد غلام قادر درویش قادیان | شیخ فرید احمد | ولد محمد منصور احمد صاحب |

**وصیت نمبر ۱۵۱۴۰:** میں عارف علی فاضل خادم مسجد لکھنؤ ولد مکرم صادق علی صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان، پیشہ ملازمت عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۲ ساکن محلہ بہشتی ڈاک خانہ ڈالی گنج ضلع لکھنؤ صوبہ یوپی، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۴-۰۱۔ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میں نے سن ۱۹۵۲ء میں بیعت کی تھی۔ اپنے خاندان میں اکیلا احمدی ہوں احمدیت قبول کرنے کی وجہ سے گھر سے نکال دیا گیا۔ اور جائیداد سے بے دخل کر دیا گیا میرے بہنوئی کی تحریک پر محترم والد صاحب نے ایک مکان خستہ رحم کھاتے ہوئے خاکسار کو دیا تھا۔ جو خاکسار نے اپنے حالات کی مجبوری کی وجہ سے مبلغ ۶۵۰۰۰ ہزار روپے میں ۱۹۸۲ء میں فروخت کر دیا۔ میں اس جائیداد غیر منقولہ فروخت شدہ کے ۱۰/۱ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اسکے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں اکیلا ہوں۔ خاندان میں سے کوئی احمدی نہیں۔ بیوی بچے بھی نہیں ہیں۔ میں اسوقت لکھنؤ میں بطور خادم مسجد خدمت کر رہا ہوں۔ جہاں سے مجھے ماہانہ ایک ہزار روپے تنخواہ ملتی ہے۔ میں تاحیات اپنی آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اگر اسکے علاوہ میں اور کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں گا تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دوں گا۔ اور اس پر بھی یہی وصیت نافذ ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل ہوگی۔

| گواہ: سید نعیم احمد مبلغ | العبد: عارف علی فاضل | گواہ: محمد انور احمد انسپکٹر وصایا |
|---|---|---|

**وصیت نمبر: ۱۵۱۴۱:** میں شاہین بیگم زوجہ مکرم مبارک احمد صاحب، قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۳۶ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰-۶-۲۰۰۱۔ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ فی الوقت بجز حق مہر ۵۰۰۰ روپے بذمہ خاوند میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں۔ البتہ اپنی زندگی میں جب بھی کوئی جائیداد پیدا کرونگی تو اسکی اطلاع فی الفور مجلس کارپرداز کو کرنے کی پابند ہوں گی۔ اور میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میرے شوہر مکرم مبارک احمد صاحب ابن مکرم قریشی حکمت اللہ صاحب درویش مرحوم ساکن قادیان کو اسوقت بحیثیت کارکن صدر انجمن احمدیہ مبلغ ۱۷۵۳ روپے ماہوار مشاہرہ ملتا ہے جس میں سے موصوف مجھے ہر ماہ باقاعدگی کے ساتھ جیب خرچ ۳۰۰ روپے ادا کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ سردست میری کوئی اور ذاتی آمد نہیں ہے میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی اس آمد یا اس کے علاوہ جو بھی زائد آمد پیدا کروں اس کا بھی دسواں حصہ تازیست حسب قوائد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتی رہوں گی۔

| گواہ: مبارک احمد، خاوند موصیہ | الامۃ: شاہین بیگم | گواہ: مظہر حسین صاحب صابر والد موصیہ |
|---|---|---|

## اعلان نکاح

مورخہ ۱۶ ستمبر ۲۰۰۱ بروز اتوار خاکسار نے کوریل کشمیر میں عزیزہ روبینہ جان بنت مکرم عبدالرحمٰن صاحب ٹھوکر کا نکاح عزیز ذاکر حسین نایک ابن مرحوم محمد امین نایک ساکن آسنور کے ساتھ ۷۵۰۰۰ روپے حق مہر پر پڑھا۔ اس رشتہ کے ہر جہت سے کامیاب اور بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔

(سید ناصر احمد ندیم خادم سلسلہ آسنور کشمیر)

دُعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی اسد محمود بانی
کلکتہ

BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072
SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236- 2096, 236 -4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

**Subscription**
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

# The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Tel Fax (0091) 01872-20757
Tel Fax (0091) 01872-21702

Vol - 50 Thursday, 18th Oct 2001 Issue No: 42

## ابو لحسن علی ندوی پاکستانی فوج میں جذبۂ جہاد پھونکنے کیلئے بیتاب رہتے تھے!؟

ایک زمانہ تک ندوۃ العلماء لکھنؤ کے سربراہ رہنے والے اور ہندوستان میں مسلم سکالر کہلانے والے مولانا ابوالحسن علی ندوی عرف علی میاں پاکستانی فوج میں جذبۂ جہاد بھر دینے کیلئے کس قدر بیتاب رہتے تھے وہ ان کی فرعون زمانہ ضیاء الحق سے ہونے والی ملاقاتوں میں ایک ملاقات سے ظاہر ہے فرماتے ہیں:

''میں نے صدر ضیاء الحق صاحب سے ایک بار کہا تھا کہ فوج میں فتوح الشام وغیرہ اس طرح کی کتابیں پڑھوائی اور سنوائی جائیں جس سے ان میں جذبۂ جہاد اور اسلامی غیرت پیدا ہو نیز اسلاف کے مجاہدانہ کارناموں سے واقفیت ہو تو ضیاء الحق صاحب نے فوراً ہی فوج میں اسکو رائج کیا''۔ (بحوالہ ہفت روزہ نئی دنیا ۱۴/۸ فروری ۲۰۰۰ء صفحہ ۳۰)

## بھارت کے دیوبندی اور طالبان نوازی

پاکستان کے دن رات عنوان سے مشہور کالم نویس جمناداس اختر لکھتے ہیں:-

''پاکستانی جمیعۃ العلماء اسلام کا امیر مولانا فضل الرحمٰن جو پاکستانی پارلیمنٹ کا ممبر بھی تھا دہلی میں آیا۔ سرکار نے اُسے منہ لگانے سے انکار کر دیا تو دہشت پسند دھڑے نے سب سیاحوں کی ہتیا کر دی۔ یہ مولانا فضل الرحمٰن جو پاکستان پارلیمنٹ کی کشمیر کے بارے کمیٹی کا چیئر مین تھا طالبان کی فوج کیلئے اپنے مدرسوں میں نوجوانوں کو دہشت پسندی کی ٹریننگ دیتا رہا ان میں سے سینکڑوں طالبان کی فوج کے ممبر ہیں اور کئی دوسرے کشمیر میں قتل کر رہے ہیں اسی مولانا نے گزشتہ اپریل میں پشاور میں دیوبندی دھڑے کی سالگرہ کے سلسلہ میں ایک بین الاقوامی کانفرنس منعقد کی اس میں طالبان کا ایک وزیر شامل ہوا بھارت سے جمیعت علماء اسلام ہند کا سربراہ مولانا اسد مدنی شامل ہوا''۔ (روزنامہ ہند سماچار جالندھر ۲۰۰۱-۹-۲۵)

## پاکستانی ملاں پاکستان میں بھی طالبانی انقلاب کیلئے بیتاب تھے

بھاری تعداد میں پاکستانی ملا جو اب امریکہ کے خوف سے سرنگوں کی تلاش کر رہے ہیں اور بے چارے طالبان کے ''جہاد'' کو دہشت گردی قرار دے رہے۔ موجودہ حالات سے پہلے اپنے ملک میں طالبانی انقلاب کیلئے بیتاب تھے چنانچہ ملا منظور احمد چنیوٹی نے پاکستانی رسالہ ''وجود'' کے نامہ نگار سے گفتگو کرتے ہوئے کہا تھا۔

''اللہ کرے دینی جماعتیں متحد ہوں اور ملک میں طالبانی انقلاب آئے تب اس ملک کی تقدیر سنور سکتی ہے''۔ (ہفت روزہ وجود کراچی ۲۸/نومبر ۲۰۰۰ء)

اللہ رحم کرے! عجیب منافقت کا شکار ہیں یہ مولوی!!!

## جلسہ سالانہ قادیان سے واپسی کیلئے ریلوے ریزرویشن

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان ۸-۹-۱۰ نومبر ۲۰۰۱ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ جو احباب جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ان کی سہولت کیلئے نظامت ریزرویشن کی طرف سے حسب سابق امسال بھی واپسی ریزرویشن کا انتظام کیا گیا ہے۔ جو احباب اس سہولت سے استفادہ کرنا چاہتے ہوں وہ اپنی درخواستیں مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ دفتر جلسہ سالانہ میں ۳۰ اکتوبر ۲۰۰۱ء تک ارسال کر دیں اور ساتھ ہی مکرم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام معہ تفصیل رقم بھجوا دیں۔ یاد رہے کہ اس وقت ریلوے ریزرویشن ساٹھ دن پہلے کرانے کی سہولت موجود ہے۔

From Station.............. To.............. Date..............
Class.............. Seat /Berth..............
Train No.............. Name..............
M/F.............. Age..............

اللہ تعالیٰ آپ سب کا حافظ و ناصر ہو اور یہ مبارک سفر ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب ہو۔ آمین

نوٹ:- اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر جگہ بذریعہ کمپیوٹر واپسی ریزرویشن کی سہولت موجود ہے۔ احباب اس سہولت سے بھی استفادہ کر سکتے ہیں۔ (افسر جلسہ سالانہ قادیان)

## عزمِ وفا

یہ ممکن ہے کہ اس اُلٹے زمانے میں کوئی مجنوں
بگڑ کر اپنی لیلیٰ سے کبھی بیزار ہو جائے
یہ ممکن ہے کوئی بلبل خلاف اپنی طبیعت کے
گلوں سے دشمنی رکھ کر نثارِ خار ہو جائے
یہ ممکن ہے طوافِ شمع تاباں چھوڑ پروانہ
اسیر زلف لیلائے شبانِ تار ہو جائے
یہ ممکن ہے کہ ماہی مسکنِ آبی سے گھبرا کر
شہید جستجوئے رفعتِ کوہسار ہو جائے
یہ ممکن ہے کہ پانی چھوڑ کر اپنی برودت کو
حرارت میں بدل جائے سراسر نار ہو جائے
یہ ممکن ہے کوئی نوشیرواں سا حاکم عادل
عدالت چھوڑ دے اور ظلم میں سرشار ہو جائے
یہ ممکن ہے کوئی ہٹلر عدوِ جرمنی بن کر
کسی انگریز دشمن کا علم بردار ہو جائے
یہ ممکن ہے کوئی محمود شانِ بے نیازی میں
ایازِ باوفا سے برسرِ پیکار ہو جائے
غرض سب کچھ یہ ممکن ہے مگر یہ ہو نہیں سکتا
کہ احمد کی جماعت کا ظفر غدار ہو جائے

(ظفر محمد ظفر)

**بقیہ صفحہ: 2**

کی مخالفت کی ہے اہل پاکستان کو نہ دن کو چین ہے نہ رات کو آرام۔ ایک کے بعد ایک حاکم عبرتناک موت کے گھاٹ اتارا جا رہا ہے۔ عوام مساجد میں ایک دوسرے کا خون بہا رہے ہیں۔ لوٹ مار اور دہشت گردی پاکستان کی گلیوں میں روزمرہ کا معمول بن چکا ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

اب وہ وقت قریب آ رہا ہے کہ اہل اسلام کو اپنی غلطی کا احساس ہوگا اور وہ سمجھیں گے کہ علماء ظواہر جس چیز کو جہاد کہہ کر ان کے گلے منڈھتے رہے ہیں اور جہاد کے نام پر معصوم مسلمانوں کو جنت کی بشارت دیکر ان سے اپنوں اور غیروں کے گلے کٹواتے رہے ہیں دراصل وہ جہاد نہیں بلکہ دہشت گردی کی ایک ایسی خوفناک دلدل ہے جس میں سے وہ از خود نہیں نکل سکتے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے مامور کے دامن عافیت کو تھامیں اور صدق دل سے اس کی پیار بھری اس آواز کو قبول کریں ؎

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

☆......☆......☆

(منیر احمد خادم)

## جلسہ سالانہ قادیان میں طبی خدمات

جو ڈاکٹر صاحبان اور پیرامیڈیکل سٹاف اس سال جلسہ سالانہ قادیان میں آ رہے ہیں اور یہاں طبی خدمت بھی کرنا چاہتے ہوں وہ اپنے اسماء گرامی دکوائف خاکسار کو فوری ارسال کر دیں تاکہ ان کے نام بھی جلسہ سالانہ کے ڈیوٹی شیٹ میں شامل کر لئے جائیں۔

صوبائی امراء کرام سے بھی گزارش ہے کہ وہ اس تعلق سے اپنے صوبہ سے آنے والے ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل سٹاف کے کوائف بھی خاکسار کو جلد از جلد ارسال کر کے ممنون فرما دیں۔ جزاکم اللہ

(ڈاکٹر طارق احمد ایس ایم او احمدیہ شفاخانہ قادیان)